الحمد للہ

مسئلہ علم غیب میں اعلیٰحضرت مجدد دین وملت جناب مولانا مولوی احمد رضا خاں صاحب
نور اللہ مرقدہ کا ایک مبارک ارشاد مسمی بنام تاریخی

خالص الاعتقاد
۱۳۲۸ھ

جسمیں انکیسو ۱۲۰ عبارات ائمہ دین و علمائے معتمدین سے ان امور کا روشن ثبوت دیا کہ (۱) انبیاء و اولیا علیہم الصلاۃ والثنا کو علوم غیب عطا ہوئے (۲) عرش تا فرش شرق تا غرب روز اول تا روز آخر کے کائنات انپر روشن کیے گئے (۳) آیات نفی سے یہ مراد (۴) تکفیر فقہا کا یہ مفاد (۵) دہابی افترا و نکارد (۶) منکران علم غیب پر قرآن عظیم نے فتوائے کفر دیا (۷) اسکے جواب میں اسمٰعیل دہلوی و جناب گنگوہی صاحب وہابیہ نے علما و اولیا و ائمہ اہلبیت و صحابہ و انبیاء و خود سید الانبیا یہاں تک کہ خود حضرت کبریا کو کافر و مشرک بنا دیا مع تمید مسمی بنام تاریخی

رماح القہار علی کفر الکفار

جسمیں بارہ غایۃ المامول وہابیہ کے مکر اور سیف النقی کی بیحیائیوں کا ذکر ہو جسنے کسی عاقل کے نزدیک وہابیہ کو قابل خطاب نہ رکھا

مطبع اہلسنت وجماعت بریلی میں طبع ہوا

بار سوم ۵۰۰ جلد
قیمت مجلد ۳

باہتمام جناب مولانا مولوی حاجی محمد امجد علی صاحب اعظمی رضوی ... چھپ کر شائع ہوا

رماح القہار علی کفر الکفار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

الحمد للہ ہادی القلوب و افضل الصلاۃ والسلام علی النبی المطلع علی الغیوب المنزہ من جمیع النقائص والعیوب وعلی آلہ وصحبہ المطہرین من الذنوب القاہرین علی کل شقی مفتر کذوب صلاۃ وسلاما یتجددان بکل طلوع وغروب اللہ عزوجل جن قلوب کو ہدایت فرماتا ہے اُنکا قدم ثبات جادۂ حق سے لغزش نہیں کرتا اگر ذریت شیطان اپنے وسوسے شوشے کچھ ڈالتی بھی ہو تو ہرگز اُسپر اعتماد نہیں کرتے کہ اونکے ربنے فرمادیا ہے ان جاءکم فاسق بنبأ فتبینوا اگر کوئی فاسق تمھارے پاس کچھ خبر لائے تو فوراً تحقیق کرلو بے تحقیق اعتبار نہ کر بیٹھو پھر جب امر حق اپنی جھلک اُنھیں دکھاتا ہے فوراً اُنکا وہ حال ہوتا ہے جو اُنکے ربنے فرمایا والذین اتقوا اذا مسہم طائف من الشیطٰن تذکروا فاذا ہم مبصرون معاً ہوشیار ہوجاتے اور اُنکی آنکھیں کھل جاتی ہیں ابلیس لعین کی ذریت نے جو پردہ ڈالنا چاہا تھا دھواں بنکر اُڑ جاتا اور آفتاب حق اپنی نورانی کرنوں سے شعاعیں ڈالتا چمکتا ہوا آتا ہے ولہٰذا ہمیشہ خذلہم اللہ تعالیٰ نے جب اللہ تعالیٰ واحد قہار اور اُسکے حبیب سید ابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین وتکذیب اُس حد تک پہنچی کہ ابلیس لعین کی ہزار ہا سال کی کمائی پہ فوق لیگئی اودہر اللہ تبارک وتعالےٰ

نے اپنے بندہ عالم اہلسنت مجدد دین و ملت دام ظلہم الاقدس کو اُن خبثا کی سرکوبی پر مقرر فرمایا الحمد للہ
سرکوبی بھی وہ فرمائی جس سے عرب و عجم گونج اٹھے اکابر علمائے کرام حرمین شریفین نے اُن شیاطین کے
اقوال تکذیب و توہین پر انکو کافر مرتد زندیق ملحد کہا اور صاف فرمادیا کہ من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر
جو ایسوں کے ان اقوال پر مطلع ہو کر ان کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی انھیں کی طرح کافر ہے کہ اسنے
اللہ عزوجل کی عزت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت کو ہلکا جانا آنکہ بدگویوں کو کافر نہ مانا
الحمد للہ یہ مبارک فتویٰ مسمیٰ بہ حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین ۱۳۲۴ ایسا بے نظیر مرتب ہوا جس نے بد دینوں
کے دلوں میں رعب قلعوں میں زلزلے ڈالدیے پھر نفیس بے مثال تمہید ایمان بآیات قرآن ۱۳۲۶ اس
محمدی خنجر پر اور اکبھی صیقل ہوئی جس نے خدا جل وعلا و رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشنام دہندوں کے سب حیلے مٹا دیے اور
صاف بتا دیا کہ صرف قرآن عظیم کی آیتوں نے اُن پر حکم کفر لگا دیے کافروں کے پاس اسکے جواب کیا ہوتے
اور بے توفیق الٰہی توبہ کیونکر کرتے ناچار مکر فریب جھوٹ کذب تہمت افترا بہتان گالیوں بدزبانیوں پر آئے
جو عاجزوں کی پچھلی تدبیر ہے خادمان سنت نے گالیوں سے اعراض اور اپنی ذات سے متعلق تہمتوں افتراؤں
سے بھی اغماض ہی کیا باقی دھوکے بازیوں کے جواب ظفر الدین الجید و کین کش پنجہ پیچ و بارش سنگی و پیکان
جانگداز و ضروری نوٹس و نیا زمانہ و کشف راز وغیرہا رسائل و اعلانات سے دیتے رہے ان رسالوں اشتہاروں
کے جواب سے کفر پارٹی نے پھر ایک کان گونگا ایک بہرا رکھا اصلاً کسی بات کا جواب نہ دیا اور اپنی ناٹیں ناٹیں سے
باز بھی نہ آئی جب دیکھا کہ یوں کام نہیں چلتا بالآخر مرتا کیا نہ کرتا پارٹی نے دو تدبیریں وہ بے مثال سوچیں
کہ ابلیس لعین بھی عش عش کر گیا کان ٹیک دیے انکے حسن پر غش کر گیا تدبیر اول معارضہ بالمثل یعنی علمائے
اسلام نے کفر پارٹی کے کفر پر حرمین طیبین کا فتویٰ شائع فرمایا تمام اسلامی دنیا میں کفر پارٹی ملعون پر تھو تھو ہو
رہی تھی پارٹی کے رنگ فق ہوئے حواس گم ہوئے دم الٹ گئے کلیجے پھٹ گئے مگر قہر خدا کا کیا جواب تھا اسکا
جواب نہیں ہو سکتا تو لاؤ معارضہ بالمثل کی سی مسلمان متقیوں کے سر بھی کوئی انوکھا افترا کی ٹھہری پہیلیں معارضہ بالمثل کی
کھیلیں یعنی پارٹی نے جو ضروریات دین کا انکار کیا ہے اللہ عزوجل کو جھوٹا کہا ہے ختم نبوت کا کھیل
تھی ہو تو کی راگ چھیڑا ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے کہیں زیادہ ابلیس لعین کے علم کو وسعت دی جس

پاگلوں، چوپایوں کے علم کو علم اقدس کے مثل بنایا ہو، شیطان لعین کو خدا کی خاص صفت میں شریک ٹھہرایا ہو
اُن باتوں پر علمائے اسلام سے کفر و ارتداد کا حکم پایا ہو۔ دیکھو کسی فرعی اختلافی مسئلے میں عرب کے کسی مفتی کو
ان علمائے کرام سے خلاف ہو تو اس کے متعلق کچھ لکھو ہیں اور اس میں بھی گھڑنی تہمتیں گڑھ کے افترا اپنی طرف سے
لائیں، اور باایں ہمہ حکم میں ذرا نہ لائے تو حکم بھی جی سے نکال لیں، افترا کی مشین تو گھر میں چل رہی ہے خانگی
سانچے میں ڈھال لیں بس نام کو کہیں بڑے خلاف ملنی چاہیے پھر کیا ہے ابلیس سے اور ذریت لے
سوچنے سمجھنے ایک مسئلہ علم خمس کا، اس میں مدینہ طیبہ کے شافعی المذہب مفتی برزنجی صاحب کو شبہ
تھا اور ایک اونھیں کو کیا یہ مسئلہ پہلے سے علمائے امت میں مختلف رہا ہے اکثر ظاہرین جانب انکار
رہے اور اولیائے عظام اور انکے غلام علمائے کرام جانب اثبات و اقرار رہے ایسے مسئلہ میں کسی طرف تکفیر یعنی
تضلیل کیسی تفسیق بھی نہیں ہو سکتی مسلمانو مسائل تین قسم ہوتے ہیں ایک ضروریات دین انکا منکر
بلکہ انمیں ادنیٰ شک کرنیوالا بالیقین کافر ہوتا ہے ایسا کہ جو اسکے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر، دوم ضروریات
عقائد اہلسنت ان کا منکر بد مذہب گمراہ ہوتا ہے، سوم وہ مسائل کہ خود علمائے اہلسنت میں مختلف فیہ
ہوں انمیں کسی طرف تکفیر و تضلیل ممکن نہیں یہ دوسری بات ہے کہ کوئی شخص اپنے خیال میں کسی قول کو
راجح جانے خواہ تحقیقاً یعنی دلیل سے اُسے وہی مرجح نظر آیا خواہ تقلیداً کہ اُسے اپنے نزدیک اکثر علما یا
اپنے معتمد علیہم کا قول پایا کبھی ایک ہی مسئلہ کی صورتوں میں یہ تینوں قسمیں موجود ہو جاتی ہیں۔ مثلاً
اللہ عزوجل کے لیے ید و عین کا مسئلہ قال اللہ تعالیٰ ید اللہ فوق ایدیھم وقال تعالیٰ ولتصنع
علی عینی ید ہاتھ کو کہتے ہیں عین آنکھ کو اب جو یہ کہے کہ جیسے ہمارے ہاتھ آنکھ ہیں ایسے ہی جسم کے ٹکڑے
اللہ عزوجل کیلئے ہیں وہ قطعاً کافر ہے اللہ عزوجل کا ایسے ید و عین سے پاک ہونا ضروریات دین سے ہے
اور جو کہے کہ اسکے ید و عین بھی ہیں تو جسم ہی مگر نہ مثل اجسام۔ بلکہ مشابہت اجسام سے پاک و منزہ ہیں
وہ گمراہ بد دین ہے کہ اللہ عزوجل کا جسم و جسمانیات سے مطلقاً پاک و منزہ ہونا ضروریات عقائد اہلسنت و جماعت
سے ہے اور جو یہ کہے کہ اللہ عزوجل کے لیے ید و عین ہیں کہ مطلقاً جسمیت سے بری و مبرا ہیں وہ اسکی دو صفات
ہیں لیکن حقیقت ہم نہیں جانتے نہ انہیں سمجھا کریں وہ قطعاً مسلمان سنی صحیح العقیدہ ہے اگرچہ عدم

تاویل کا مسئلہ اہلسنت کا خلافیہ ہو متاخرین نے تاویل اختیار کی پھر اسے نہ یہ گمراہ ہوئے نہ وہ کہ اجرا علی الظاہر یعنی مذکور کرتے ہیں جسکا حاصل صرف آمنا کہ آمنا بہ کل من عند ربنا بعینہ یہی حالت مسئلہ علم غیب کی ہے اسمیں بھی تینوں قسم کے مسائل موجود ہیں (۱) اللہ عزوجل ہی عالم بالذات ہے بے اسکے بتائے ایک حرف کوئی نہیں جان سکتا (۲) رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور دیگر انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کو اللہ عزوجل نے اپنے بعض غیوب کا علم دیا (۳) رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا علم اوروں سے زائد ہے ابلیس کا علم معاذ اللہ علم اقدس سے ہرگز وسیع تر نہیں (۴) جو علم اللہ عزوجل کی صفت خاصہ ہے جسمیں اسکے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو شریک کرنا بھی شرک ہو وہ ہرگز ابلیس کے لیے نہیں ہو سکتا جو ایسا مانے قطعاً مشرک کافر ملعون بندہ ابلیس ہے (۵) زید و عمرو و ہر بچے پاگل چوپائے کو علم غیب میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے مماثل کہنا حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی صریح توہین اور کھلا کفر ہے یہ سب مسائل ضروریات دین سے ہیں اور انکا منکر انمیں ادنے شک لانیوالا قطعاً کافر یہ قسم اول ہوئی (۶) اولیائے کرام نفعنا اللہ تعالی ببرکاتہم فی الدارین کو بھی کچھ علوم غیب ملتے ہیں مگر بوساطت رسل علیہم الصلاۃ والسلام معتزلہ خذلہم اللہ تعالی کہ صرف رسولوں کے لیے اطلاع غیب مانتے اور اولیائے کرام رضی اللہ تعالی عنہم کا علوم غیب میں اصلا حصہ نہیں جانتے گمراہ و بدمذہب ہیں (۷) اللہ عزوجل نے اپنے محبوبوں خصوصاً سید المحبوبین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو غیوب خمسہ سے بہت جزئیات کا علم بخشا جو یہ کہے کہ خمس میں سے کسی فرد کا علم کسی کو نہ دیا گیا ہزارہا احادیث متواتر المعنی کا منکر اور بدمذہب خاسر ہے یہ قسم دوم ہوئی (۸) رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو تعیین وقت قیامت کا بھی علم ملا (۹) حضور کو بلا استثنا جمیع جزئیات خمس کا علم ہے (۱۰) جملہ مکنونات قلم و مکتوبات لوح بالجملہ روز اول سے روز آخر تک تمام ماکان و مایکون مندرجہ لوح محفوظ اور اس سے بہت زائد کا علم ہے جسمیں ماورائے قیامت تو جملہ افراد خمس داخل اور دربارہ قیامت اگر ثابت ہو کہ اسکی تعیین وقت بھی درج لوح ہے تو اسے بھی شامل ورنہ دونوں احتمال حاصل (۱۱) حضور پرنور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو حقیقت روح کا بھی علم ہے (۱۲) جملہ متشابہات قرآنیہ کا بھی علم ہے یہ پانچوں مسائل قسم سوم سے ہیں کہ انمیں خود علمائے اہلسنت

اہلسنت مختلف رہے ہیں جسکا بیان بعونہ تعالیٰ عنقریب واضح ہوگا انھیں ثبت یا نفی کسی پر معاذ اللہ کفر کیا معنی
ضلال یا فسق کا بھی حکم نہیں ہو سکتا جبکہ پہلے سات مسئلوں پر ایمان رکھتا ہو اور ان پانچ کا انکار اُس مرض
قلب کی بنا پر نہ ہو جو وہابیہ قاتلہم اللہ تعالیٰ کے نجس دلوں کو ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل
سے جلتے اور جہاں تک بنے تنقیص و کمی کی راہ چلتے ہیں فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضا ولاھل السنۃ
من اللہ احمد رضا آمین اب وہابیہ کی مکاریاں دیکھیے اولاً جب انھیں معلوم ہوا کہ سرکار اعظم مدینہ
طیبہ میں مفتی شافعیہ کو باتباع اہل ظاہر بعض مسائل قسم سوم میں خلاف ہے جسکا اپنا خلاف تو مسائل قسم
اول میں تھا انکار ضروریات دین و توہین حضور پُر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم کر کے خود
انھیں مفتی شافعیہ وجملہ مفتیان کرام ہر دو حرم محترم کے روشن فتووں سے کافر مرتد مستحق لعنت ابد ٹھہر
چکے تھے جھٹ سب سے پہلی قسم سوم میں خلاف لا ڈالا۔ دو فائدے سوچکر ایک یہ کہ جب مسئلہ خود اہلسنت
کا خلافیہ ہے تو ادھر بھی عبارات علماء مل جائینگی ناواقفوں کے سامنے غل مچانیکی گنجائش تو ہوگی دوسرا
سب سے بڑا مُجل یہ کہ مفتی صاحب سے کوئی تحریر ہاتھ آسکیگی جسے بزور زبان و زور بہتان حسام الحرمین کا
معاوضہ ٹھہرا سکیں اور گلے پھاڑ کر چیخنا شروع کیا کہ علم غیب میں مناظرہ کر لو ہے کی پھونکوں سے کہیے کہ مسائل
قسم اول تو اصل الاصول مسائل علم غیب ہیں خبیثو تم تو اُنکے منکر ہو کر باجماع علمائے حرمین شریفین کافر
ٹھہر چکے ہو انھیں چھوڑ کر سب سے ہلکے مسائل قسم سوم کی طرف کہاں رے جاتے ہو جو خود ہم اہلسنت کے خلافیہ
ہیں پہلے مسلمان تو ہو لو پھر کسی فرعی مسئلہ کو چھیڑنا اسکی نظیر یہی ہو سکتی ہے کہ کوئی ملعون معاذ اللہ اللہ عزوجل
کے لیے ہمارے ہی سے ہاتھ پاؤں آنکھ کان گوشت پوست استخوان سے مرکب مانے اور جب اہل اسلام اسکی
تکفیر کریں تو یدلہ وعلینہ میں مسئلہ خلافیہ تاویل و تفویض میں بحث کی آڑ لے اُس سے یہی کہا جائیگا کہ ایسی
کے منہ سے تو تو صراحۃً اُس قدوس متعالی عز جلالہ کو اپنا سا جسم مانکر کافر ہو چکا ہے تجھ سے اور اس مسئلہ
خلافیہ اہلسنت سے کیا علاقہ۔ دجال کے گدھے پہلے آدمی تو بن مسلمان تو ہو۔ پھر تفویض و تاویل پوچھیو۔
مسلمانو ان خبثا کے علم غیب سے نفرت کا یہ حاصل ہے تو تعالوا لھم واضل اعمالھم ثانیاً مبش خویش یہ مشعوذیے
کا شملہ ایک تو نہو مخصوص آتم یا توم زنگی کا نور سوم کو دکر کر معظم میں بعون اللہ تعالیٰ خائب و خاسر و ذلیل

مزے دار تمثیل
لہ [illegible] مرحوم
[illegible]

مخصوم ہو چکا تھا یہاں تک کہ علمائے کرام حرم شریف نے اسکا نام ہی بدلکر مخصوم رکھدیا تھا) متعین کیا کہ مکہ معظمہ میں تو
چھل پہچ نہ چلا مجدد دین وملت کے انوار علم نے حرم شریف کے کوچے کوچے کو جگمگا دیا ہے یہاں کے علمائے کرام
بعون الملک العلام قریب میں نہ آئیں گے سرکار اعظم مدینہ طیبہ میں ہنوز الدولة المکیة بالمادة الغیبیة ۱۳۲۳
کا آفتاب طالع نہیں ہوا اور مفتی شافعیہ کو جس میں اشتباہ ہے وہاں کھل کھیلیں۔ مخصوم ماتوم ہے ذرا ہوش آجائے کہ
اسقدر سے اپنے جگر کی چھپتوں کفر وارتداد کی مصیبت میں تون کے اندرونی گہرے زخم جانکاہ کا کیا مرہم ہوگا کہ
مسئلہ خود اہلسنت کا خلافیہ ہے بڑھ سے بڑھ اتنا ہوگا کہ مفتی صاحب اپنا قول مختار لکھدیں اور دوسرے قول کو خلاف
تحقیق بتائیں یہ تو ائمہ وعلما میں صحابہ کرام کے وقت سے آجتک برابر ہوتا آیا ہے اور ہوتا رہیگا اس سے کیا کام
چلیگا لہذا اسمیں یہ نمک مرچ ملائے گئے کہ اعلحضرت مجدد دین وملت نے اپنے رسالہ میں علم رسول اللہ صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم کو سوا علوم ذات وصفات الہی کے جملہ معلومات آلہیہ غیر متناہیہ بالفعل کو تفصیل تام محیط
ٹھہرایا اور اس احاطہ میں علم الہی وعلم نبوی میں صرف قدم وحدوث کا فرق بتایا ہے مفتریوں پر کمال قہر
الہی کا ثمرہ یہ کہ یہ من گڑھت باتیں رسالہ اعلحضرت کیطرف نسبت کیں جسمیں صراحۃً ان اباطیل کا روشن رد ہے
جسکا ذکر بعونہ تعالی عنقریب آتا ہے رسالے میں اگر ان باتوں کی نسبت ہاں نہ کچھ نہ ہوتا تو انکا اوسکی طرف منسوب
کرنا سخت خبیث افترا تھا نہ کہ رسالے میں تصریح تام روشن وواضح طور پر جن باتوں کا رد ہوا وہیں کو اُسکی طرف
نسبت کر دیا جائے اسکی نظیر یہی ہو سکتی ہے کہ کوئی ملعون کہے قرآن عظیم میں عیسی مسیح کو خدا لکھا ہے کہ ان اللہ
ھو المسیح ابن مریم اُس سے یہی کہا جائیگا کہ او ملعون مجنون ابلیس کے مفتون سوجھ کہ قرآن عظیم میں ایسا فرمایا
ہے یا اسکا رد ارشاد ہوا ہے کہ لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ھو المسیح ابن مریم قل فمن یملک من اللہ شیأ
ان اراد ان یھلک المسیح ابن مریم وامہ ومن فی الارض جمیعا بیشک کافر ہیں وہ جو مسیح ابن مریم کو
خدا کہتے ہیں تم فرمادو کہ کس کو اللہ پر کچھ اختیار ہے اگر وہ مسیح ابن مریم اور اونکی ماں اور تمام اہل زمین کو فنا کر دینا
چاہے اعلحضرت نے یہ مبارک رسالہ مکہ معظمہ میں تصنیف فرمایا اکابر علمائے مکہ نے خواہشیں کر کے اُسکی نقلیں لیں
اس رسالہ کی قسم اول جناب مفتی برزنجی صاحب نے پڑھوا کر سُنی حاش للہ ہزار ہزار بار حاش للہ
زنہار معقول ومقبول نہیں کہ معاذ اللہ خود حضرت ممدوح ایسے اخبث انجس افترائے ملعون تراشیں یا انکا

تراشنا روا رکھیں بلکہ ضرور ضرور ان دل کے اندھوں نے اُس مقدس مفتی کی ظاہری نابینائی سے فائدہ اوٹھایا اور کوئی نہ کوئی کارروائی دھوکے فریب یا تحریف تصحیف کی عمل میں لائی گئی انما یفتری الکذب الذین لا یؤمنون والوں نے اپنے پرانوں المرجفون فی المدینۃ کا ترکہ پایا وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون **ثالثاً** خبثا نے لکھا ابھی اور کل بھی نہ گذرا حضرت مفتی صاحب نے ان افترائی اقوال پر بھی اتنا ہی **حکم** دیا کہ غلط اور تفسیر قرآن پر بے دلیل جرأت ہے۔ اشقیا کے طائفہ بھر کی چھاتیاں پھٹ گئیں کہ ہائے ہائے رسول کے شہر میں خدا کا قہر سر پڑا اور ڈھا اور کچھ کام نکلا انبیٹھی دیوبند تھانہ بھون انبیٹھ گنگوہ دہلی پنجاب وغیرہا کے سب پیچ عیب جوڑ جوڑ کر کیٹیاں ہوئیں اور رائے پاس ہوئی کہ ابلیسی سنو وہ تم او ر غم کرو۔ ارے افترا کیش تو تمہارے گھر میں چل رہی ہے مجدد ملت پر افترا جوڑے تھے حضرت مفتی صاحب پر جوڑتے ہوئے کیوں مر جاتے ہو بنا برآں پہلے افترا میں وہ جو علوم ذات وصفات الٰہی کا استثنا رکھا تھا اب اپنے ہی چھپے ہوئے رسالہ **غایۃ المامول** سے اُسے بھی اُڑا دیا جناب منور علی صاحب رامپوری ایند کو جو اس رسالہ غایۃ المامول کے لانیوالے چھپوانے والے ہیں **مسلمان سب سے پہلے انھیں کی دن دہاڑے چوری اور سرزوری ملاحظہ فرمائیں** رسالے کے صفحہ ۳ پر مفتی صاحب کیطرف منسوب عبارت تو یہ چھاپی ذہب فیما الی انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علمہ محیط بکل شئی حتی المغیبات الخمس وانہ لا یستثنیٰ من ذلک الا العلم المتعلق بذات اللہ تعالیٰ وصفاتہ جسمیں علم متعلق بذات الٰہی وصفات الٰہی کا صریح استثنا موجود ہے اور اس عبارت کے من گھڑت خلاصہ کا ترجمہ آخر کتاب میں یوں چھاپا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم بھی ایسا ہی محیط ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا اور آپکے علم اور اللہ تعالیٰ کے علم میں کوئی فرق نہیں سوا حدوث و قدم کے ملاحظہ ہو کہ وہ علم ذات وصفات کا استثنا یک لخت اُڑ گیا اور بلا استثنا جمیع معلومات الٰہیہ کو علم نبوی محیط ماننے کا بہتان جڑ گیا بیچیا بد دین لوگ اکثر افترا اگانٹھا کرتے ہیں اسکا کچھ گلہ نہیں مگر ع چہ دلاور دزدے کہ بکف چراغ دارد؛ کا سماں اور ہی مزہ رکھتا ہے جس کتاب میں تحریف کریں اسکے ساتھ اُسکی پشت پر چھاپ دیں اور پھر سر بازار مسلمانوں کو آنکھیں دکھائیں تف تف تف۔ تف سے کیا ہوتا ہے جب خدا کی لعنت ہی کا خوف نہیں پھر اس **چالبازی** کی کیا شکایت کہ مفتی صاحب کیطرف عبارت تو یہ منسوب کی

چوری اور سرزوری

اطلعنی علی رسالۃ مذہب فیہا جسکا صاف مفاد کہ یہ مضمون اوس رسالہ کا ہے حالانکہ رسالہ میں اُسکا صاف رد لکھا ہے
اور بانی طائفہ نجدیت کے امام معصوم سفلی آسمان کذب افترا کے بدر منور اُسکا ترجمہ یوں گانٹھتے ہیں

اپنے دوسرے رسالہ علم غیب کی مجھکو خبر دی اور اُسکا یہ مدعا بیان کیا یعنی یہ مدعا اوس بانی بیان میں تمہارے کر
رسالہ میں تاکہ کوئی رسالہ کا تماشا نہ دیکھ جھوٹ بکنے والا ہمیشہ لوٹا رہے کہ مفتری رسالہ میں قول لکھا ہے یا انکار کیا ہے پھر بھی
تمھی سی کترپیونت کا کیا گلا کہ مفتی صاحب کیطرح عبارت تحریر منسوب کی فلم اٰل جہد فی بیان ان الایۃ
المذکورۃ لا تدل علی مدعاہ دلالۃ قطعیۃ جسکا صاف ترجمہ یہ ہے کہ بیٹے اپنی چلتی اس بیان میں کوشش کی
کہ آیت اُنکے دعوے پر ایسی دلالت نہیں کرتی جو یقینی قطعی ہو اب تمہ وہابیت کے منور محل کا چمکتا ترجمہ سنیے

آیت مذکورہ تمہارے دعوے کی دلیل نہیں ہوسکتی کہاں نفی تیقن کہ یقینی طور پر اثبات نہیں اور کہاں سرے سے
کہ دلیل ہو ہی نہیں سکتی ۔ دو سطر کے ترجمہ میں یہ ڈھٹائیاں یہ اور ان گھاتیاں یہ دل ربائیاں اور پھر دین
و دیانت کا دعوے برقرار ع چوں وضوئے محکم بی بی تمیز ۔ پھر یہ شریلی جھانولی تو خاص انعام دینے
کے قابل کہ اسی صفحہ ۳ عبارت مفتی صاحب میں قادیانی پھر طائفہ امیریہ امیر حسن سہسوانی پھر طائفہ
نذیریہ نذیر حسین دہلوی پھر طائفہ قاسمیہ قاسم نانوتوی پھر رشید احمد گنگوہی پھر اشرفعلی
تھانوی یہ سارے کے سارے نام بنام مذکور تھے اور ان سب پر جبکہ وہ اقوال اُنکے ہوں احکام کفر و
ضلال سطور تھے تن وہابیت کی منور جان جو شرمائی نظروں سے اُسکے ترجمہ پر آئیں تو یوں جھلک دکھا اوپ

ہوجائیں کہ ہندوستان میں کچھ لوگ گمراہ اور اہل کفر ہیں جو ایسا ایسا کہتے ہیں منجملہ اونکے غلام احمد قادیانی وغیرہ
وغیرہ ملاحظہ ہو اپنے باپچوں کو کیا وغیرہ وغیرہ کے پردے میں منھ لاؤ وغیرہ کی خاک ڈالکر بلی کیطرح چھپایا ہے غرض
سے عیار ہوشیار ہو جو آج ہو تم ہو ۔ بندے ہو مگر خوف خدا کا نہیں رکھتے ۔ سے ارے بیباک کیا کہنا ہے
تمہاری اس وغیرہ کا ۔ یہی پردہ ہے سارے ایرا غیرا نتھو خیرا کا ۔ بریلی کے وہابیہ بھی انھیں حضرت کی
چال پر بھول کر اپنی تبیان والی تحریر سر بازار تشہیر کرا بیٹھے مسلمانوں نے پانسو روپے انعام کا اشتہار دیا
اگر ایک ہفتہ میں اپنے افتراؤں کا ثبوت دیدیں میعاد گزری اور اُس سے دو چند زمانہ گزرا اور پھر سہ چند تک
نوبت پہنچی مگر کسی مفتری کو نہ جاگ لب کھلے فبہت الذی کفر واللہ لا یہدی القوم الظالمین بس وہ تو یونہی نجیلا

پردہ نشینوں نے کسی اپنے سعید کی فرضی آڑ سے دیوبندی کیشیوں کا تتبع چھاپا پہلے دو ناحیر تھے تو اسمیں افترا برافترا افترا بر افترا کے ڈھیر تھے اور دائمی کوئی ملعون طائفہ اپنے منتی افتراؤں کا ثبوت کہاں سے لاسے سوا ملکے کہ لعنتوں پر لعنت غضبوں پر غضب اوڑھے اسپر مسلمانوں نے العذاب البئیس[۱۳۲۸] علی الخس حلائل ابلیس او نپر نازل کیا اور تین ہزار روپے کا اعلان دیا اور انکی مہلت تین ہفتے کردی اور برسم شہادت انکے انصاف کی ٹوکری درجھنگی و غیرہ کے ظاہر ہو تیر تھانوی صاحب کے سر دھردی اگرچہ برسوں کا تجربہ شاہد ہو کہ وہ تین تو رہے دیکھکر بھی لب نہ کھولینگے۔ انکی مہروہن تو جب ٹوٹے کہ کچھ گنجائش سوجھے خیر ایک تدبیر تو کفر پارٹی کی یہی دوسری تدبیر لعنت تحمیر اشد ملعونی کی ہولتی تصویر فلک شیطنت کی بدر منیر ابلیس لعین کی بڑی ہمشیر اللہ و رسول پر حملہ کے لیے کفر پارٹی کی ننگی شمشیر یعنی رسالہ ملعون ومخفی خلاگے سے سیف النقی اس خبیثہ ملعونہ رسالہ نے وہ طرز اختیار کی کہ وہابیہ خذلہم اللہ تعالی پر سے ۲۵ برس کا قرضہ ایکدم میں اتروا دے آستانہ علیہ رضویہ سے ۲۵ سال کامل ہوئے کہ وہابیہ کا رد اشاعت پا رہا ہے اور آجتک بفضل وہاب جل وعلا لاجواب رہا ہے کسی گنگوہی انبیٹھی تھانوی دیوبندی دہلوی امرتسری کو تاب نہ ہوئی کہ ایک حرف کا جواب لکھیں اور جب مطالبہ جواب کتب کا نام آیا ہے شکلین طائفہ نے جو منا فخر سنا نظرہ رٹ رسے ہیں وہ وہ چک پھیریاں لیں وہ وہ اوڑان گھائیاں دکھائیں جنکا بیان رسالہ الاستمتاع بذوات القناع سے ظاہر شریفہ ظریفہ رشیدہ رسیدہ نے اپنے اقبال وسیع سے انکے ادبار ضیق کو ایسی فراخی حوصلگی دکھائی ہے کہ چاہیں تو ایک ایک منٹ میں اپنے خصموں کی ایک ایک کتاب کا جواب لکھدیں اور وہ بھی بیمثل ولاجواب لکھدیں یعنی خصم کا جو قول چاہیں نقل کریں اور اسکے مخالف جتنی عبارات چاہیں خصم کے آباواجداد و مشایخ کی طرف سے گڑھ لیں اور انکی تصانیف کے نام بھی تراشلیں اونکے مطبع بھی اپنے افترائی سانچے میں ڈھال لیں اور سر بازار کمال حیا آنکھیں دکھانے کو ہوجائیں کہ تم تو یہ کہتے ہو اور تمھارے والد ماجد اسکے خلاف فلاں کتاب میں یوں فرماگئے ہیں تمھارے جد امجد کا فلاں کتاب میں یہ ارشاد ہے تمھارے مشایخ کرام فلاں فلاں کتابوں میں یوں فرماگئے ہیں ان کتابوں کے یہ یہ نام ہیں فلاں فلاں مطبع میں چھپیں انکے فلاں فلاں صفحہ میں یہ عبارات ہیں۔ کیا اس سے بڑھکر بکا کامل ثبوت اور کیا ہوگا اور

بعنایت الٰہی حقیقت دیکھیے تو ان کتابوں کا اصلا کہیں روئے زمین پر نام نشان نہیں نری من گھڑت خیالی
تراشیدہ خوابہائے پریشان جنکی تعبیر فقط اتنی کہ لعنۃ اللہ علی الکذبین مثلاً (۱) صفحہ ۷ پر ایک کتاب بنام
تحفۃ المقلدین اعلیحضرت کے والد ماجد اقدس حضرت مولٰنا مولوی محمد نقی علیخاں صاحب قدس سرہ العزیز کے نام
سے گڑھی اور بکمال بیحیائی لکھدیا کہ مطبوعہ صبح صادق سیتاپور صفحہ ۱۵ (۲) صفحہ ۱ پر ایک کتاب بنام ہدایۃ الاسلام
اعلیحضرت کے جد امجد حضور پرنور سیدنا و مولٰنا مولوی محمد رضا علیخاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام سے تراشی
اور بکمال ملعونی لکھدیا کہ مطبوعہ صبح صادق سیتاپور صفحہ ۱۰ (۳) صفحہ ۱۱ و صفحہ ۴۰ پر ہدایۃ البریہ مطبوعہ صبح صادق
کے علاوہ ایک ہدایۃ البریہ مطبوعہ لاہور اعلیحضرت کے والد ماجد قدس سرہ کے نام سے گڑھی اور اپنی تراشیدہ
عبارتیں اسکی طرف نسبت کردیں کہ صفحہ ۱۲ میں فرماتے ہیں صفحہ ۱۳ میں فرماتے ہیں اور سب محض بناوٹ (۴)
صفحہ ۱۱ پر ایک کتاب بنام خزینۃ الاولیا حضور اقدس انور حضرت سیدنا شاہ حمزہ مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
نام اقدس سے گڑھی اور بکمال شقاوت لکھدیا کہ مطبوعہ کانپور صفحہ ۱۵ (۵) صفحہ ۲ پر ایک کتاب بنام تحفۃ القادریہ
اعلیحضرت کے جد امجد نور اللہ تعالیٰ مرقدہ کے نام سے گڑھی اور بکمال شیطنت لکھدیا مطبوعہ لکھنؤ صفحہ ۱۲ (۶)
صفحہ ۱۲ پر اقدس حضرت حضور سیدنا شاہ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ملفوظات دل سے گڑھے اور بکمال
ابلیسیت لکھدیا کہ مطبوعہ مصطفائی صفحہ ۱۷ اور خبیثہ خفیہ نے جو عبارت جی سے گڑھی وہ مدعی کہ مکتوب ہوتی نہ
ملفوظ اور اسکے اخیر میں دستخط بھی یہ گڑھے کہ فقیر شاہ حمزہ مارہروی عفی عنہ اللہ کی مہر کا اثر کہ اندھی خبیثہ کو ملفوظ
ومکتوب کا فرق تک معلوم نہیں اور دل سے گڑھنت کو آندھی ع عیب بھی کرنے کو ہنر چاہیے (۷) ع
قدم فسق بانیش برتر خبیثہ ملعونہ نے صفحہ ۳ پر ایک کتاب بنام مرآۃ الحقیقہ حضور پرنور واکرم غوث دو عالم
سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسم اطہر و انور سے گڑھی اور بکمال بیحیائی لکھدیا مطبوعہ مصر صفحہ ۱۸
(۸) صفحہ ۷ پر اعلیحضرت کے والد ماجد عطر اللہ تعالیٰ مرقدہ کی مہر مبارک بھی دل سے گڑھلی اور اسکی یہ صورت
بنائی | نقی علی حنفی سنی ۱۲ | حالانکہ حضرت والا کی مہر اقدس یہ تھی جو بکثرت کتب پر طبع ہوئی ہے | مولوی رضا علی خاں ۱۲ محمد نقی علی خاں |
(۹) حضرت اعلیٰ قدس سرہ کی وفات شریف ۱۲۹۷ھ میں واقع ہوئی خبیثہ نے مہر کا سال ۱۳۰۱ھ
لکھا یعنی وصال شریف کے چار برس بعد مہر کندہ ہوئی ع آپ لعنت الٰہی کا استحقاق تاہوا کہ کان

دل سب بٹ ہو جاتے ہیں (۱۰) تقویت الایمان پر سے اعتراضات بزور زبان اٹھایا ہے انکو صفحہ وار ایک
تقویت الایمان مطبوعہ مصطفائی گڑھی اور اس سے وہ عبارتیں نقل کر دیں اسکا دنیا بھر کی کسی تقویت الایمان
میں نشان نہیں جب حالت یہ ہو تو اپنی طرف کی فرضی خیالی تصانیف گڑھ دینے کی کیا شکایت۔ محمد تقی
اجمیری جو کوئی شخص اسکا مصنف ٹھہرایا ہو غالبا یہ بھی خیالی گڑھا یا کم از کم اسم فرضی ہو ایک بزرگوار نے پہلے ہی
اسی رنگ کا رسالہ حمایت اعلحضرت میں لکھکر یہاں چھاپنے کو بھیجا تھا جسمیں مخالفان حضرت والا کے کلام
ایسے ہی فرضی نقل کیے تھے الحمد للہ اہلسنت ایسی ملعون باتیں کب پسند کریں یہاں سے دھکارا یا تو خائف
ہو کر دین و دنیا ہیوں کا پکڑا اور انکو یہ رسالہ سیف النقی بھیجا جھوٹے معبود کے پجاری تو ایسوں کے بھوکے ہی
تھے باسم المعبود الکذاب اللئیم لپککر قبول کر لیا اور اعلان چھاپا کہ بندہ کی معرفت یہ رسالہ اور اشرف علی وغیرہ بزرگان کی
جملہ تصانیف ملسکتی ہیں راقم اصغر حسین مدرسہ دیوبند مسلمان اپنی ہی عادت پر قیاس کرتا ہو گمان تھا
کہ وہ حضرات بے حیا سے بے حیا ہوں پھر بھی ایسی سخت سے سخت ناپاک تر خبیث گندی گھنونی ابلیسی ملعون تحریر
کا نام لیتے کچھ تو شرمائینگے جسکی کمال بے حیائیوں ڈھٹائیوں کی نظیر جہان بھر میں کہیں نہ پائینگے مگر واضح ہوا کہ ان
بنفضلہ کی ایک حمام میں سب ننگے ہیں مدرسہ دیوبند سے اسکی اشاعت تو دیکھ ہی چکے اب ذرا بھنگی صاحب
کی حیا ملاحظہ ہو ۱۲ ربیع الآخر شریف کو جناب تھانوی صاحب نے رجسٹری شدہ نوٹس میں استفسار
فرمایا تھا کہ کیا آپ مناظرہ کو آمادہ ہوئے ہیں کیا آپنے دربھنگی کو اپنا وکیل مطلق کیا ہے آج سوا مہینہ گزرا تھانوی
صاحب کو تو حسب عادت جو سونگھ جاتا تھا سونگھ گیا یا دماغ شریف سونٹھ کی ناس سے اونگھتا ہی رہتا ہے اور
بھی اونگھ گیا مگر ۲۳ ربیع الآخر شریف کو دربھنگی جی اوچھلے اور اپنی خصلت و نسبت کے موافق بہت کچھ کلمات
ناپاک اور غلیظ اپنے دہن شریف سے اگلے اور ایک دو ورق اپنے نصیبوں کی طرح سیاہ فرمایا جس کا حاصل صرف
اسقدر کہ ہاں ہم تھانوی صاحب کے وکیل ہیں کیا ہم نہیں کہتے کہ ہم تھانوی کے وکیل ہیں تھانوی صاحب
پوچھنے کا آپکو کوئی اختیار نہیں ہم جو کہہ رہے ہیں کہ ہم تھانوی کے وکیل ہیں تمنے سرزوں کے سامنے کہدیا
کہ ہم تھانوی کے وکیل ہیں ہاں ہاں اجی لو خدا کی قسم ہم تھانوی کے وکیل ہیں تھانوی جی سے کیوں پوچھو
کہ تمنے وکیل کیا انہیں ہم جو کہہ رہے ہیں کہ ہم تھانوی کے وکیل ہیں اچھا تھانوی جی نہیں بولتے کہ ہم ان کے



وکیل ہیں تو اونکے نہ بولنے سے کیا ہو سکے گا کہ ہم تھانوی کے وکیل ہیں ہم خود تو بول رہے
ہیں کہ ہم تھانوی کے وکیل ہیں آتے لوگ گنگوہی جی کی آنکھوں قسم ہم تھانوی کے وکیل
ہیں مسلمانو خدارا انصاف۔ یہ صورتیں مناظرہ کرنے کی ہیں اللہ و رسول کی جیسی عزت اون کی
نگاہوں میں ہو طشت از بام ہو ادھی پر تو عزیمت ہم ہیں حل و حرم میں ان پر لعنتوں کا لام ہو ہاں بعض
دنیاوی عزتوں کا بھاری بوجھ پڑا کہ دفع الوقتی کو در بھنگی صاحب مغالطہ دہی کے لیے اپنے سونھ
آپ جناب تھانوی صاحب کے وکیل بن بیٹھے اول روز سے تھانوی صاحب پر تمام رسائل و
اعلانات میں یہی تقاضا سوار تھا کہ خود مناظرہ میں آتے ہول کھاتے ہو تو کھاؤ اپنے مہر و دستخط سے کسی
کو وکیل بناؤ ہارے اب خدا خدا کرکے وکالت کی بھنک سنی تو اوسکی تحقیقات حرام ہو خود ساختہ وکیل
صاحب کا جبروتی حکم ہو کہ جناب تھانوی صاحب کی مہر کیسی دستخط کہاں کے ان سے پوچھنا ہی بدضابطہ
ہو ہم خود ہی جو کہہ رہے ہیں کہ ہم تھانوی کے وکیل ہیں اس سے بڑھکر اور ثبوت کیا ہو۔ تھانوی کو
رجسٹری شدہ نوٹس پہنچا جسمیں وکیل کرنے نہ کرنے کو اونسے پوچھا وہ نہ بولے لاکھ نہ بولیں اونکے نہ بولنے سے
کیا ہوا بس اتنا ہی نہ کہ یہ سمجھا گیا کہ اونھوں نے ہم در بھنگی صاحب کو وکیل ہرگز نہ کیا پھر اس سے کیا ہوتا ہے
ہم خود جو فرما رہے ہیں کہ ہاں ہمکو تھانوی جی نے وکیل کیا ہو اس ہماری ہاں کے آگے تھانوی جی کی نا ہے
نوے یا ہارے ہوے یامال ستول یا اول فول یا قول نہ فعل کسی حرکت کا اصلا اعتبار ہی کیا ہو آپنے نہیں سنا کہ
ع گھر سے آیا ہو معتبر نائی ﴿ مسلمانو نہ فقط مسلمانو جہان بھر کے ذرا سی بھی عقل و تمیز رکھنے والو کبھی
اس مزہ کی وکالت کہیں سنی ہو گویا اس بیرانہ سالی میں دیوبندیوں نے گھیر گھار کر دو گز اٹھا کیا سر پر
لپیٹ دی گورنمنٹ گنگوہیت نے در بھنگی صاحب کے بیرسٹری کا ہلا لگا دیا کہ موکل کے اقرار انکار کی کچھ
حاجت نہیں فقط انکا فرمانا کافی ہو یا وہ تمام دیوبندیوں خواہ خاص تھانوی صاحب کے گھر کی عام
مختاری کا ڈھلوسہ آگے پیرو دینا تھا جسکے بعد تو کیل کی نسبت دریافت کرنا ہی بے ضابطگی ہو۔ مسلمانو
کیا وکالت یوہیں ثابت ہوتی ہو کیا اس سے در بھنگی صاحب کی محض جھوٹی وکالت کا ہوائی ہولا نہ
پھوٹ گیا جناب تھانوی صاحب نے دبی زبان بھی آتنی بانگ نہ دی کہ ہاں میں نے وکیل تو کیا ہو کیا نہ

موجب مناظرہ کرنے کے ہوتے ہیں۔ الحمد للہ جناب تھانوی صاحب کی یہ گریز فرار یہ جولی خموشی یہ
سکوت یہ صمت اور او سیر اق و ناب ہوائی یہ حالتیں اندپیر مناظرہ کا نام جب نام ارے اور یہی تو خدا نے دی ہیں
مارا ترکے جاؤ ازلی ذلت کچھ یوں انھیں حالتوں پر عظمات اسلام کو لکھتے ہو کہ خدا نے جو ذلت اور
رسوائی آخری عمر میں آپکی گردن کا طوق بنادیا ہے کیا ان ناپاک چالوں اور بے شرمی کے حیلوں سے
ٹال سکتے ہیں ضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ کے مصداق ہو کر عزت کی طلب فضول اور عبث ہے
ارے منافقو تمہارے اگلے تو اس سے بھی بڑھکر کہہ گئے تھے کہ لئن رجعنا الی المدینۃ لیخرجن الاعز
منہا الاذل پھر معلوم ہے اسپر قرآن عظیم نے کیا جواب دیا وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین و
لکن المنفقین لایعلمون عزت تو اللہ و رسول اور مسلمانوں کے لیے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں۔ وہ
ملاعنہ ہمیشہ الٹی عزت کو ذلت ہی سے تعبیر کرتے یا اندھے ابلیس کی اندھی نسلوں کو عزت کی ذلت ہی
سوجھتی ہی ہے تو قرآن عظیم نے فرمایا قاتلہم اللہ انی یؤفکون ۵ خدا انھیں مارے۔ کہاں اوندھے
جاتے ہیں۔ یہی ترکہ اگر آپ نے پایا کیا جائے شکایت ہو واقعی جنکو اللہ عزوجل اوندھا کرے اون کی
اوندھی اندھی مت ہے اس سے بڑھکر ناپاک چال اور بے شرمی کا حیلہ کیا ہے کہ زید سے پوچھا جائے
عمرو جو اپنے آپکو تمہارا وکیل بتاتا ہے کیا تو نے اسے وکیل کیا ہے۔ اور کمال ناپاک چال اور بڑی شرمیلی حیلہ گری
کیا ہے کہ دو سال تک شہر میں کھاکر بعض دنیاداری رئیسوں کے دباؤ سے جب دم پر بنے تو ایک بے معنی خود
وکیل بنے جب فرضی موکل صاحب سے تصدیق طلب ہو کر کیا آپنے اوسے وکیل کیا تو پھر [illegible]
جواب ہے مجیب غائب۔ بس اور تو کیا کہوں اور اس سے بہتر کہہ بھی کیا سکوں جو قرآن عظیم فرما چکا کہ
قاتلہم اللہ انی یؤفکون ۵ خیر یہ تو مناظرہ دہلی کا خاتمہ تھا جو تھانوی صاحب کی کمال
وحشت خواری بے تحاشا فراری یا در جنگلی بولوں میں آگی آخری عمر کی سخت ذلت و
خواری پر ہوا اور ہونا ہی چاہیے تھا کہ قرآن فرما چکا تھا ان اللہ لا یہدی القوم الفسقین ۵ اور صاف
ارشاد کردیا تھا قاتلہم اللہ انی یؤفکون ۵ یہاں کہنا یہ ہے کہ رسالہ ملعونہ خبیثہ مذکورہ کے کوئی کب بے حد خط
فرمایئے اور ماشاء وہ سکے پہا ہم کو تک بھی نہیں۔ خیال تھا کہ دیوبندی مذہب اگرچہ اسکی اشاعت اعلان

اگر کوئی دیوبندی اتنا ایسی ناپاک ملعونہ کو اپنی کتے کچھ تو بتا بیچارے کیں ہ خیال غلط نکلا آپ ہی وہ ڈھینگی
صاحب نہیں نہیں۔ بلکہ کچھ دنوں سے لیے انکے سونہ ہی تھانوی جناب صاحب۔ ان ان نہ ہی ساتا
کے سارے دیوبندیوں کے مشکل کشا مناظر جیر شیطنہ حامی جماعۃ الصول و نظائر اپنے اوسی
خوار ہی نامہ۔ ۲۳ ربیع الآخر میں فرماتے ہیں تحریر ہی کی اب آپ کی حقیقت کھینی دسیف النقی اور دین کا
ڈنکا تو طبع ہوچکا ہو ملاحظہ سے گزرا ہوگا الشہاب الثاقب اور رجم بھی طبع ہونے والا ہو وہ دیکھیے کس
فخر کے ساتھ اوس ملعونہ کا نام لیا تو الحمد للہ مسلمانوں بصرف مسلمانوں دنیا بھر کے عاقلوں سے
پوچھ دیکھو کبھی کسی حیا سی بھیا ناپاک سی گھنونی سی گندی بیباک سی بیباک پاجی کمینی گندی
قوم نے اپنے خصم کے مقابل بے دھڑک ایسی حرکات کیں۔ آنکھیں میچ کر گندا موتھ پھاڑ کر اون پر
فخر کیے اونھیں سر بازار شائع کیا اور اون پر افتخار ہی نہیں بلکہ سنتے ہیں کہ اونمیں کوئی نئی نویلی حیادار
شرمیلی بانکی نکیلی سجی رسیلی البیلی چھیل چھبیلی اجودھیا باشی آنکھ پتان نیتی اوبھی ہوکر ع ناچ
ہی کو جو نکلے تو کہاں گھونگٹ ہ اوس فاحشہ آنکھ سے کوئی نیا غمزہ تراشا اور اوس کا نام شہاب ثاقب
رکھا ہو کہ خود اوسی کے شیطان بھیا پر شہاب ثاقب ہو اوسیں وہ حیا پر بیدہ گیسو بریدہ افتخار سے
استنادا دستنا دسے افتاد تک بڑھی ہو کہیں تو اوسی ملعونہ بنظم سماۃ سیف النقی کا آنچل پکڑ کے سند لائی
اور کہیں اوسکا بھی سہارا چھوڑ خود اپنی طرف سے وہی بے سُری گائی۔ وہ تازہ غمزہ یاروں تک پہنچا تو انشاءاللہ
العزیز القدیر اوس کی جو خبر لیجائیگی مسلمانو۔ بلکہ ہر مذہب کے عاقلو کیا ایسوں سے کسی مخاطبہ کا محل رہ گیا
اُنکا محاورا کہ آفتاب سے زیادہ روشن ہوگیا بدنصیبوں میں کچھ بھی سکت ہوتی تو ایسی ناپاک حرکت جسکی نظیر اریا
پادریوں ہندوؤں بت پرستوں کسی میں نہ ملے ہرگز ختیار نہ کیجاتی۔
ارے دھرم کو کسی تھانوی روڈھنگی سرہنگی سربھنگی انبٹھی دیوبندی نانوتوی گنگوہی امرتسری دہلی
جنگلی کو تپا ہیں کہ اون سن گڑھت کتابوں انکے مضمونوں اونکی عبارتوں کا ثبوت دے اور دے سکے
تو کسی علمی بحث یا انسانی بات میں کسی عاقل کے آگے زبان اپنا موتھ دکھا سکے سو اسی کو تماشہ پیاکہ
کوئی موتھ لگے تیرے ہ جو جب سے بڑھ کے گندا ہو وہ پانی موتھ لگے تیرے ہ بھلا یہ تو اصحی ...

مرتضیٰ حسن جی درمنگی و حسین احمد جی اجودھیاباشی کے تانگے تھے خود پہانے جہاں دیدہ گرم و سرد چشیدہ
عالیجناب تھانوی صاحب کا چہرہ ملاحظہ ہوا اسی ذیقعدہ ۱۳۳۸ھ کی ۲۰ تاریخ کو اعلیٰحضرت مجدد دین و
ملت نے تھانوی صاحب کے نام ایک مفاوضہ عالیہ بنام تاریخی ابحاث اخیرہ ۱۳۳۸ اصدار فرمایا جسکے تذکار
نمبر ۹ میں ارشاد ہوا یہ "تا کہ جب جواب بن ہی نہ پڑے تو کیا کیجئے کس گھر سے دیجئے مگر والا جناب ایسی صورتوں
میں انصاف یہ تھا کہ اپنے اتباع کا منہ بند کرتے جاہلہ دین میں ایسی ناگفتنی حرکات پر اونھیں لجاتے
شرماتے۔ اگر جناب کی طرف سے ترغیب تھی تو کم از کم آپ کے سکوت نے اونھیں شہ دی یہاں تک کہ اونھوں
نے سیف النقی جیسی تحریر شائع کی جسکی نظیر آجتک کسی آریہ یا پادری سے بھی بن نہ پڑی" پھر استفسارات
میں فرمایا (۷) آخر آپ بھی اللہ واحد قہار جل وعلا کا نام تو لیتے ہیں اوسی واحد قہار جبار کی شہادت
سے بتائیے کہ یہ حرکات جو آپکے یہاں کے علمائے مناظرین کر رہے ہیں صاف صریح اونکے عجز کامل اور
نہایت گندے حملہ بزدل کی دلیل روشن ہیں یا نہیں (۸) جو حضرات ایسی حرکات اور اتنی بے تکلف
اختیار کریں چھپائیں بیچیں بانٹیں شائع و اشتہار کریں پیش کریں حوالہ دیں افتخار کریں آسودہ مذکورہ کو روا
رکھیں ترک انسداد و انکار کریں کسی عاقل کے نزدیک لائق خطاب ٹھہر سکتے ہیں یا صاف ظاہر ہو گیا
کہ مناظرہ آخر ہو گیا۔

(۹) اوسی واحد قہار جل جلالہ کی شہادت سے یہی بتا دیجئے کہ وہ رسالہ ملعونہ جو خاص جناب کے مدرسہ
دیوبند سے اشاعت ہو رہا ہے اس اشاعت کی آپکو اطلاع تو ظاہر مگر اوسمیں آپکا شورہ آپکی شرکت
یا نہیں نہیں تو آپکی رضا و رغبت ہے یا نہیں نہیں تو آپکو سکوت اور اس سکوت کا محصل اجازت ہے یا نہیں؟
تھانوی صاحب حسب عادت خاموش و خود فراموش غرض بات وہی ہو کہ ایک حمام میں سب ننگے
ع بیحیا باش و آنچہ خواہی کن خیر ایسوں کے منہ کہانتک لگیں اصل بات جس پر اس تمہید کا
آغاز تھا عرض کریں کہ اللہ عزوجل جس قلب کو ہدایت فرماتا ہو اوسکا قدم ثبات جادہ حق سے لغزش
نہیں کرتا اگر وقتی شیطان وسوسے ڈالے تو اوسپر اعتماد نہیں کرتے پھر جب امر حق جتا کے دکھاتا ہو سنا
ہوشیار ہو جاتے اور اونکی آنکھیں کھل جاتی ہیں اسکی تصدیق والا حضرت بالا درجت سنئے برکت حضرت

سید حسین حیدر میاں صاحب قبلہ حسینی زیدی واسطی مارہروی دامت برکاتہم کا واقعہ نفیسہ: حضرت والا اجلہ سادات عظام و صاحبزادگان سرکار مارہرہ مطہرہ و تلامذۂ اعلیحضرت تاج الفحول محب الرسول مولانا مولوی حافظ حاج شاہ محمد عبد القادر صاحب قادری عثمانی بدایونی قدس سرہ الشریف سے ہیں لکھنؤ اپنے بعض اعزہ کے معالجہ کو تشریف لائے تھے شیاطین خراب خوار دیوبندیہ کی خرابیں تو ہندوستان میں برساتی حشرات الارض کی طرح پھیلی ہیں حضرت جھوائی ٹولہ میں فروکش تھے دروازہ کے قریب ایک شب کچھ دیوبندی خرابوں کو آپس میں یہ ذکر کرتے سنا کہ مولوی احمد رضا خاں صاحب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کے قائل ہو گئے ہیں اور یہ عقیدہ کفر کا ہے اور حسب عادت افترا و تہمت بک رہے تھے حضرت کو بہت ناگوار ہوا مگر اللہ اکبر ادھر رب عزوجل کا ارشاد کہ ان جاءکم فاسق بنبأ فتبینوا جب کوئی فاسق تمہارے پاس کچھ خبر لیکر آئے تو خوب تحقیق کرلو ادھر حضرت میں دین متین کی حرارت صبح ہی اعلیحضرت مجدد المائۃ الحاضرہ کے نام والا نامہ تحریر فرمایا جس کے ہاشمی تیور یہاں تک تھے کہ بہر نوع مجھکو اپنی تسکین کی ضرورت ہے اگر آپ ممکن ہو تو فرما دیجیے جسے کہ ارشاد فرمایا تھا اگر اس میرے عریضہ کا جواب شافی آپ نہ دیں گے تو یہ عقیدہ علم غیب کا مجھکو اپنا تبدیل کرنا پڑیگا۔ اعلیحضرت مجدد دین و ملت نے فوراً یہ خط جو اسوقت بنام **خالص الاعتقاد** آپکے پیش نظر ہے حضرت والا کو رجسٹری بھیجا اور اوسکے ساتھ انباء المصطفیٰ و حسام الحرمین و تمہید ایمان و بطش غیب و ظفر الدین الطیب وغیرہا بھی ارسال کیے الحمد للہ کہ اسی آیۂ کریمہ کا ظہور ہوا کہ تذکروا فاذا هم مبصرون ۝ تقوے والوں پر شیطان کچھ وسوسہ ڈالے تو وہ سخا ہوشیار ہو جاتے ہیں اور اسی دم ان کی آنکھیں کھلجاتی ہیں۔ اس خط و رسائل کو تمام و کمال تین ہفتے میں ملاحظہ فرما کر حضرت والا نے یہ دو گرامی نامے اعلیحضرت کو ارسال فرمائے۔

نامۂ اول

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝

نحمدہ و نستعین و نصلی و نسلم علیٰ نبیہ الکریم

حضرت مولانا و بالفضل اولٰنا دام ظلہم و برکاتہم و عمرہم

از احقر سید حسین حیدر بعد تسلیم نیاز عرض خدمت عالی اینکہ نوازشنامہ عالی عز اصدار لایا مسرور فرمایا اللہ تعالیٰ ذات والا کو باین تجدید دین تاسیس دین متین سلامت رکھے اس صدی کے مجدد اللہ تعالیٰ نے ہمارے سب کے واسطے ذات عالی کو بھیجا ہے رسائل عنایت فرمودہ جناب میں نے حرف بحرف پڑھے اور تمام دن انھیں کے مطالعہ میں گزرتا ہے اگرچہ اس مسئلہ میں جو کچھ میں نے وقتاً فوقتاً آپکی زبان سے سنا تھا اور اسی حبل متین کو مضبوط پکڑے ہوئے تھا اب اس تقریر والا نے تو میرے اس عقیدہ کو ایسا فولاد کر دیا ہے کہ جسکا بیان نہیں فتوی انبار المصطفٰے نے بوجہ اپنی طبع عـــہ کے مجھکو کوئی فائدہ نہیں دیا اور نہ اس تحریر کے بعد مجھکو حاجت رہی نسخہ تمہید ایمان کو دیکھکر میں اپنی مسرت کا حال کیا عرض کروں علمائے حرمین شریفین نے جو کچھ تحریر فرمایا وہ مشتے نمونہ خروارے ہے اور میرا یہی عقیدہ ہے اخوت اسلامی و رشتہ خاندانی سے قطع نظر کرکے ابتدا سے میرا یہی عقیدہ ہے کہ اب ہندوستان و عرب میں آپکا مثل نہیں ہے اور یہ امر بلا مبالغہ میرے دل میں راسخ ہو گیا ہے وہ لوگ جن سے اس بات میں مجھ سے گفتگو ہوئی تھی ابھی تک مجھکو نہیں ملے ہیں اب وہ ملیں تو انکو رسالہ حرمین طیبین دکھاؤں اور جواب لوں میں نے دیوان نعت برادرم حسن رضا خاں صاحب مرحوم کو لکھا مرحوم مجھسے وعدہ فرما گئے تھے کہ بعد طبع تجھکو ضرور بھیجوں گا اللہ تعالیٰ انکو اپنی آغوش رحمت میں رکھے۔ مورخہ ۲ ربیع الثانی یوم دوشنبہ رسائل مطبوعہ جدید مجھکو ضرور مع دیوان بھیجدیں آجکل انھیں سے دل بہلاتا ہوں مگر یونہی مطالعہ میں رہتے ہیں اللہ تعالیٰ آپکو زندہ و سلامت رکھے زیادہ و نیاز فقط احقر سید حسین حیدر از لکھنؤ جھوائی ٹولہ مکان حکیم حسن رضا مرحوم۔ اس مدت میں رسائل کین کش پنجہ پیچ و بارش سنگی و پیکان جانگداز بھی بفضلہ تعالیٰ طیار ہو گئے کر حسب الحکم مع دیوان نعت شریف مصنف حضرت مولانا مولوی حاجی حسن رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ روانہ خدمت حضرت والا کیے گئے ادھر اس مدت میں حضرت والا کو وہ مخالفین بھی مل گئے جن کو وہ آگ کی تلواریں دکھا کر حضرت نے پسپا کیا اور یہ دوسرا نامہ نامی اضا فرمایا۔

عـــہ مراد اودھ پنچ دوم کو بہت ناقص چھپا ہے کہ پڑھنے میں دقت ہوتی ہے

نامۂ دوم

حضرت مولانا مجدد بالفضل والمجد اولینا فظلہم وبرکاتہم علی سائر المسلمین بعد تسلیم نیاز آنکہ پولندہ دیوان نعت شریف مع رسائل عطیہ حضور پہنچے الحمد آپکو زندہ رکھے جن لوگوں سے مجھ سے گفتگو ہوئی تھی وہ اوضعیں مرتضے حسن دربھنگی کے اتباع میں ہیں بارش سنگی واشتہارات بھی انہیں سب سنائے اسپر بڑا تعجب ظاہر کیا میں نے کہا کہ مولنا صاحب نے مناظرہ سے انکار نہ فرمایا. بلکہ ان شرائط پر مباحثہ و مناظرہ تمام طائفہ سے منظور فرمایا اشتہارات وغیرہ دیکھکر کہا کہ اون تک پہنچے نہیں ورنہ وہ ایسے تھے کہ رسالہ کا جواب فوری نہ دیتے میں نے عرض کیا کہ یہ تو پرانا چھپا ہوا ہے کہ ڈاک سے گئی۔ اوس پر کہا کہ اب ہم تحریر کرتے ہیں رسائل کا نام وغیرہ جو جواب آوے گا آپ کو سلیم کریں گے. پھر کہا مولوی صاحب کو لازم نہ تھا کہ علمائے دین کی تکفیر کرتے قلم انکا بہت تیز ہے میں نے کہا کہ یہ قوم اعداء اللہ پر جہاد کے لیے پیدا ہوئی ہے اب تلوار نہیں رہی تو خدا تعالے نے وہی کاٹ جہاد انکے قلم کو عطا فرمادی ہے اثنائے ذکر میں یہ بھی کہا کہ مولوی رشید احمد صاحب کے ایک شاگرد کے مقابلہ میں مولوی صاحب کا سارا عرب دشمن ہو گیا اگر وہاں سے چلے نہ آتے تو بڑی مشکل پڑتی میں نے کہا یہی ایک فقرہ آپنے تجا فرمایا ہے آپکے مضمون کی شہادت جو علمائے حرمین نے دی ہے وہ میرے پاس ہے اوسے دیکھ لیجیے کیسا کیسا بڑا لکھا ۔ مگر اسطرح کا کوئی فقرہ آپ نکال لائیں تو میں مانوں عبارات میں نے پڑھنا شروع کیں اور اُن حیادار و نکار نگ متغیر ہونا شروع ہوا میں لاحول پڑھکر اوٹھ کھڑا ہوا فقط ۲۹-۴-۱۰ مسلمانو ان حضرات کی عیاریاں مکاریاں حیاداریاں ملاحظہ کیں حضرت والا سید صاحب قبلہ دامت برکاتہم کی طرح جس بندہ کو خدا عقل و ایمان و انصاف دیگا وہ ان مکاروں ابلیس شعاروں پہ لاحول ہی پڑھکر اوٹھے گا اب بعونہ تعالی خالص الاعتقاد مطالعہ کیجیے اور اپنے ایمان ویقین ومحبت وغلامی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو تازگی دیجیے الحمد للہ رب العالمین و افضل الصلاۃ و اکمل السلام علی سیدنا ومولنا و آلہ وصحبہ وابنہ وحزبہ اجمعین آمین۔ سید عبد الرحمن غفرلہ

خالص الاعتقاد

۱۳۲۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بشرف ملاحظہ عالیہ حضرت والا درجت بالا منزلت عظیم البرکۃ حضرت مولٰنا مولوی سید حسین حیدر میاں صاحب قبلہ دامت برکاتہم العلیہ بعد تسلیم و آداب خادمانہ عارض (۱) حضرت والا کو معلوم ہوگا کہ وہابیہ گنگوہ و دیوبند و نانوتہ و تھانہ بھون و دہلی و سہسوان خذلہم اللہ تعالیٰ نے اللہ عز و علا و حضور پر نور سید الانبیا علیہ و علیہم افضل الصلاۃ والثنا کی شان میں کیا کیا کلمات ملعونہ لکھے چھاپے جن پر عامۂ علمائے عرب و ہند نے انکی تکفیر کی۔ کتاب حسام الحرمین مع تمہید ایمان و خلاصۂ فوائد فتاویٰ حاضر خدمت ہیں زیادہ نہو تو صرف دو رسالہ اولیں تمہید ایمان و خلاصۂ فوائد کو حرفاً حرفاً ملاحظہ فرمالیں کہ حق آفتاب سے زیادہ واضح ہو (۲) اس کتاب مستطاب کی اشاعت پر خدا و رسول جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بدگویوں کی جو حالت اضطراب و پیچ و تاب ہو رہی ہے باہر دو سال سے اسی کتاب کی طبع کے بعد چیختے چلاتے اور طرح طرح کے غل مچاتے رہے جلسوں اخباروں میں گالیوں کے انبار لگاتے سو سو جھوٹ بحث بدلتے ادھر ادھر پلٹے کھاتے ہیں مگر اصل بحث کا جواب دینا درکنار اوسکا نام لیے دہل بکھاتے ہیں بدگویوں میں مرتضیٰ حسن چاندپوری دیوبندی اور اسکے یار غار ثناء اللہ امرتسری غیر مقلد صرف اسی غل مچانے [illegible] چھاپنے کے لیے [illegible]

منتخب کیے گئے ہیں جن کے غلط پر پانچ پانچ رسالے میرے احباب کے اون کو پہنچے ہوئے ہیں اُن سب کا بھی جواب غائب اور ہیچ بر سقوریہ تمام حال حضرت والا کو ملاحظہ رسالہ ظفر الدین الجید و ظفر الدین الطیب و اشتہار ضروری نوٹس و اشتہار نیا زمانہ کے ملاحظہ سے واضح ہوگا سب مرسل خدمت ہیں اور زیادہ تفصیل احباب فقیر کے رسالہ کین کش بہ پنجہ پیچ و رسالہ بارش سنگی و رسالہ پیکان جانگداز کے ملاحظہ سے ظاہر ہوگی یہ سب زیر طبع ہیں بعد طبع بعونہ تعالے اون سے کہہ دونگا کہ ارسال خدمت اقدس کریں (۴۳) اب چند امور ضروری مختصراً عرض کروں کہ بعونہ تعالے اظہار حق و باطل کو بس ہوں۔

امر اول

ان جاہلوں نے علاوہ خدا و رسول جل و علا و صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے بدگوییوں نے ادھر ہمکو کا تھا کہ کسی طرح معارضہ بالقلب کیجیے یعنی ادھر بھی کوئی بات ایسی نسبت کریں جس پر معاذ اللہ حکم کفر یا ضلال لگا سکیں اوس کے لیے مسئلہ علم غیب میں افترا چھانٹے شروع کیے کبھی یہ کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا علم ذاتی بے عطائے الٰہی مانتا ہے کبھی یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا علم علم الٰہی سے مساوی جانتا ہے صرف قدم و حدوث کا فرق کرتا ہے کبھی یہ کہ باستثنائے ذات و صفات الٰہی باقی تمام معلومات الٰہیہ کو حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا علم محیط جانتا ہے کبھی یہ کہ امور غیر متناہیہ بالفعل کو حضور پرنور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا علم تفصیلی تمام حاوی ٹھہراتا ہے حالانکہ اللہ واحد قہار دیکھ رہا ہے کہ یہ سب اون اشقیا کا افترا ہے جے ہیں تو بتائیں کہ انمیں سے کونسا جملہ فقیر کے کس رسالے کس فتوے کس تحریر میں ہو قلھا تو ابرھانکم ان کنتم صٰدقین ○ فاذ لم یاتوا بالشھداء فاولئک عند اللہ ھم الکذبون ○ انما یفتری الکذب الذین لا یؤمنون ○ یہی بہتانات لوگوں کے سامنے بیان کرکے اونکو پریشان کرتے ہیں اونکا پریشان ہونا حق بجانب ہے اگر کوئی عالم مخالفت کرے تو ضرور راے سے لائق و مناسب ہو منتظر ہوں کذاب اگر ایسی کوئی بات خود مجھ سے استفسار کرتے تو سب سے پہلے ان باطل باتوں کا رد و ابطال میں کرتا تھوڑے کہ سنوا

جو رسالہ الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ اس باب میں تصنیف کیا جسکی شہد و تقریظیں علماے کرام
مکہ معظمہ نے لکھیں اور اسمیں اُن تمام خرافات کا رد صریح موجود ہے۔ ان اباطیل کل یا بعض پر جو عالم مخالفت
کرے یا رد لکھے وہ رد خلاف حقیقۃ اور محض ملعون افترا و ضرر عائد ہوگا نہ اوسپر جو ان اکاذیب سے بحمد اللہ
تعالے ایسا ہی بری ہے جیسے وہ مفتریان کذاب دین وحیا سے وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب
ینقلبون○ حضرت والا کو حق سبحنہ و تعالی شفاے کامل و عاجل عطا فرمائے اگر براہ کرم قدیم و لطف عمیم
یہاں تشریف فرما ہوکر خادم نوازی کریں تو اصل رسالہ جسپر مولنا تاج الدین الیاس و مولنا عثمن
بن عبد السلام مفتیان مدینہ منورہ کی اصل تقریظات اونکی مہری و دستخطی موجود ہیں نظر انور سے گزر لو
فی الحال اوسکی دو چار عبارات عرض کرتا ہوں جن سے روشن ہو جائیگا کہ مفتریوں کے افترا کس درجہ
باطل و بیباک ہوا ہے جسکی نظیر یہی ہو سکتی ہے کہ کوئی بد باطن کہے اہلسنت کا مذہب صدیق اکبر پر تبرا
اور صدیقہ طاہرہ پر بہتان اوٹھانا ہے۔ والعیاذ باللہ رب العلمین۔ میرے رسالہ کی نظر اول میں ہے العلم
الذاتی مختص بالمولی سبحنہ و تعالی لا یمکن لغیرہ و من اثبت شیأ منہ ولو ادنی من ادنی
من ادنی من ذرۃ لاحد من العلمین فقد کفر و اشرک علم ذاتی اللہ عزوجل سے خاص ہے اوسکے
غیر کے لیے محال ہے جو اوسمیں سے کوئی چیز اگرچہ ایک ذرہ سے کمتر سے کمتر غیر خدا کے لیے مانے
وہ یقیناً کافر و مشرک ہے اوسمیں ہے اللاتناھی الکمی المخصوص بعلم اللہ تعالی غیر متناہی بالفعل
کو شامل ہونا صرف علم الہی کے لیے ہے اوسی میں ہے احاطۃ احد من الخلق بمعلومات اللہ تعالے
علی جہۃ التفصیل التام محال شرعا و عقلا بل لو جمع علوم جمیع العلمین اولا و اخرا
لما کانت لہ نسبۃ ما اصلا الی علوم اللہ سبحنہ و تعالی حتی کنسبۃ حصۃ من الف الف
حصص قطرۃ الی الف الف بحر کسی مخلوق کا معلومات الہیہ کو تفصیل تام محیط ہو جانا شرعا بھی
محال ہے اور عقل سے بھی بلکہ اگر تمام اہل عالم اگلے پچھلوں سب کے جملہ علوم جمع کیے جائیں تو انکو علوم الہیہ
سے وہ نسبت نہ ہوگی جو ایک بوند کے دس لاکھ حصوں سے ایک حصے کو دس لاکھ سمندروں سے ہے اوسی کی
نظر ثانی میں ہے ظہر و ظہر بما تقرر ان اشبہ مساواۃ علوم المخلوقین مزا اجمعین لعلم ربنا

الا العلیون ما کانت لتحیط بحال المسلمین ہماری تقریر سے روشن وتاباں ہوگیا کہ تمام مخلوق کے جملہ علوم ملکر بھی علم الٰہی سے مساوی ہونے کا شبہہ اس قابل نہیں کہ مسلمان کے دل میں اوسکا خطرہ گزرے اوسی میں ہے قد اقمنا الدلائل القاہرۃ علی ان احاطۃ علم المخلوق بجمیع المعلومات الالٰہیۃ محال قطعا عقلا وسمعا ہم قاہر دلیلیں قائم کر چکے کہ علم مخلوق کا جمیع معلومات الٰہیہ کو محیط ہونا عقل وشرع دونوں کی رو سے یقینا محال ہے اوسیکی نظر ثالث میں ہے العلم الذاتی والمطلق المحیط التفصیلی مختص باللّٰہ تعالٰے وما للعباد الا مطلق العلم العطائی علم ذاتی اور علم بالاستیعاب محیط تفصیلی یہ اللہ عزوجل کے ساتھ خاص ہیں بندوں کے لیے صرف ایک گونہ علم بعطائے الٰہی ہے اوسیکی نظر خامس میں ہے لا نقول بمساواۃ علم اللّٰہ تعالٰی ولا نحصولہ بالاستقلال ولا نثبت بعطاء اللّٰہ تعالٰی ایضا الا البعض ہم نہ علم الٰہی سے مساوات مانیں نہ غیر کے لیے علم بالذات جانیں اور عطائے الٰہی سے بھی بعض علم ہی ملنا مانتے ہیں نہ کہ جمیع تیسرا مختصر فتوے انبار المصطفیٰ بمبئی ومراد آباد میں تین بار سنہ ۱۳۱۸ھ سے ہزاروں کی تعداد میں طبع ہو کر شائع ہوا ایک نسخہ اوسکا رسالہ الکلمۃ العلیا کے ساتھ مطبوع ہوا مرسل خدمت ہے اس سے بڑھکر جس امر کا اعتقاد میری طرف کوئی نسبت کرے مفتری کذاب ہے اور اللہ کے یہاں اوس کا حساب۔

امر دوم

انھیں عبارات سے یہ بھی واضح ہوگیا کہ علم غیب کا خاصہ حضرت عزت ہونا بیشک حق ہے اور کیوں نہ ہو کہ رب عزوجل فرماتا ہے قل لا یعلم من فی السمٰوٰت والارض الغیب الا اللّٰہ تم فرما دو کہ آسمانوں اور زمین میں اللہ کے سوا کوئی عالم الغیب نہیں اور اس سے مراد وہی علم ذاتی و علم محیط ہے کہ وہی باری عزوجل کے لیے ثابت اور اوسی سے مخصوص ہیں۔ علم عطائی کہ دوسرے کا دیا ہوا ہو یا علم غیر محیط کہ بعض اشیا سے مطلع بعض سے ناواقف ہو اللہ عزوجل کے لیے ہو ہی نہیں سکتا اوس سے مخصوص ہونا تو دوسرا درجہ ہے اور اللہ عزوجل کی عطا سے علوم غیب غیر محیط کا انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کو ملنا بھی قطعا حق ہے۔

(۱) کیوں نہ کہ رب عزوجل فرماتا ہے وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء
اللہ اس لیے نہیں کہ تم لوگوں کو غیب پر مطلع کردے ہاں اللہ اپنے رسولوں سے جسے چاہے چن لیتا ہے اور
(۲) فرماتا ہے عالم الغیب فلا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول اللہ عالم الغیب ہے تو
(۳) اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوا اپنے پسندیدہ رسولوں کے اور فرماتا ہے وما ھو علی الغیب بضنین
(۴) یہ نبی غیب کے بتانے میں بخیل نہیں اور فرماتا ہے ذلک من انباء الغیب نوحیہ الیک اے نبی
(۵) یہ غیب کی باتیں ہم تم کو مخفی طور پر بتاتے ہیں سب مسلمانوں کو فرماتا ہے یؤمنون بالغیب غیب پر ایمان
لاتے ہیں۔ ایمان تصدیق ہے اور تصدیق علم ہے جس شے کا اصلا علم ہی نہ ہو اس پر ایمان لانا کیونکر ممکن لاجرم
(۶) تفسیر کبیر میں ہے لا یمتنع ان نقول نعلم من الغیب ما لنا علیہ دلیل یہ کہنا کچھ منع نہیں کہ ہم کو اس
(۷) غیب کا علم ہے جس پر ہمارے لیے دلیل ہے نسیم الریاض میں ہے لم یکلفنا اللہ الایمان بالغیب
الا وقد فتح لنا باب غیبہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے ایمان بالغیب کا جبھی حکم دیا ہے کہ اپنے غیب کا دروازہ
ہمارے لیے کھول دیا ہے تفسیر نے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے لیے کہا تھا یہ اگر وعلما جو اپنے لیے
(۸) مان رہے ہیں معلوم نہیں کہ مخالفین انپر کونسا حکم جڑیں امام شعرانی کتاب الیواقیت والجواہر میں
(۹) حضرت شیخ اکبر سے نقل فرماتے ہیں للمجتھدین القدم الراسخ فی علوم الغیب علم غیب میں
(۱۰) ائمہ مجتہدین کے لیے مضبوط قدم ہے مولانا علی قاری ذکر مخالفین بر اونا بھی اس مسئلہ میں انسے سند
(۱۱) لاتے ہیں، مرقاۃ شرح مشکوۃ شریف میں کتاب عقائد تالیف حضرت شیخ ابو عبداللہ شیرازی سے
نقل فرماتے ہیں نعتقد ان العبد ینقل فی الاحوال حتی یصیر الی نعت الروحانیۃ فیعلم الغیب
ہمارا عقیدہ ہے کہ بندہ ترقی مقامات پاکر صفت روحانی تک پہنچتا ہے اس وقت اوسے علم غیب حاصل ہوتا ہے
(۱۲) یہی علی قاری مرقاۃ میں اوسی کتاب عقائد سے ناقل یطلع العبد علی حقائق الاشیاء ویتجلی لہ
الغیب وغیب الغیب نور ایمان کی قوت بڑھکر بندہ حقائق اشیاء پر مطلع ہوتا ہے۔ اور اوس پر غیب
(۱۳) بلکہ غیب کا غیب روشن ہو جاتا ہے یہی علی قاری اوسی مرقاۃ میں فرماتے ہیں الناس ینقسم
الی من یدرک الغائب کالمشاھد وھم الانبیاء والی من الغالب علیھم متابعۃ الحس

والوهم فقط وهم اكثر الخلائق فلا بد لهم من معلم يكشف لهم المغيبات وما هو الا
النبي المبعوث لهذا الامر آدمی دو قسم ہیں ایک وہ زیرک کہ غیب کو شہادت کی طرح جانتے ہیں
اور یہ انبیاء ہیں دوسرے وہ جنہیں صرف حس و وہم کی پیروی غالب ہے اکثر مخلوق اسی قسم کی ہے تو انکو ایک
بتانے والے کی ضرورت ہے جو انپر غیبوں کو کھولدے اور وہ بتانے والا نہیں مگر نبی کہ خود اسی کام کے
لیے بھیجا جاتا ہے ملا علی قاری **شرح فقہ اکبر** میں حضرت **ابو سلیمان دارانی** رضی اللہ عنہ سے ناقل (۱۴ و ۱۵)
الفراسة مكاشفة النفس ومعاينة الغيب وهي من مقامات الايمان فراست مومن جس کا ذکر
حدیث میں ارشاد ہوا ہے وہ روح کا کشف اور غیب کا معاینہ ہے اور یہ ایمان کے مقاموں سے ایک مقام ہے
امام ابن حجر مکی کتاب الاعلام پھر **علامہ شامی** سل الحسام میں فرماتے ہیں الخواص یجوز ان (۱۶ و ۱۷)
يعلموا الغيب في قضية او قضايا كما وقع لكثير منهم واشتهر جائز ہے کہ اولیا کو کسی واقعے یا وقائع
میں علم غیب ملے جیسا کہ ان میں بہت سے واقع ہو کر مشتہر ہوا **تفسیر معالم** و **تفسیر خازن** میں زیر (۱۸ و ۱۹)
قولہ تعالی وما هو على الغيب بضنين ہے يقول انه صلى الله تعالى عليه وسلم ياتيه علم الغيب فلا يبخل
به عليكم بل يعلمكم یعنی اللہ عز و جل فرماتا ہے میرے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو غیب کا علم آتا ہے وہ
تمھیں بتانے میں بخل نہیں فرماتے بلکہ تمکو بھی اس کا علم دیتے ہیں **تفسیر بیضاوی** زیر قولہ تعالی (۲۰)
وعلمناه من لدنا علما ای مما یختص بنا ولا یعلم الا بتوقیفنا وهو علم الغيوب یعنی اللہ عز و جل
فرماتا ہے یہ علم کہ ہمارے ساتھ خاص ہے اور بے ہمارے بتائے نہیں معلوم ہوتا وہ علم غیب ہے خضر کو عطا
فرمایا **تفسیر ابن جریر** میں حضرت سیدنا **عبد اللہ بن عباس** رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت (۲۱)
قال انك لن تستطيع معي صبرا وكان رجلا يعلم علم الغيب قد علم ذلك خضر علیہ السلام موسی
علیہ الصلاۃ والسلام سے کہا آپ میرے ساتھ ٹھہر نہ سکیں گے خضر علم غیب جانتے تھے انھیں علم غیب
دیا گیا تھا اور وہی میں ہے عبد اللہ بن عباس نے فرمایا **خضر علیہ الصلاۃ والسلام** نے کہا تھا (۲۲)
من علم الغيب ما اعلم جو علم غیب میں جانتا ہوں آپکا علم اوسے محیط نہیں **امام قسطلانی** مواہب (۲۳)
لدنیہ شریف میں فرماتے ہیں النبوة هي الاطلاع على الغيب نبوت کے معنی ہی یہ ہیں کہ غیب کا جاننا

(۲۴) اور شفا میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسم مبارک نبی کے بیان میں فرمایا النبوۃ فی لغتہ بمعنی الخبر
وھو المخبر ای ان اللہ تعالیٰ اطلعہ علی غیبہ حضور کو نبی اس لیے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور

(۲۵) کو اپنے غیب کا علم دیا اوسی میں ہے قد اشتہر وانتشر امرہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بین اصحابہ
بالاطلاع علی الغیوب بیشک صحابہ کرام میں مشہور و معروف تھا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

(۲۶) کو غیبوں کا علم ہے اوسی کی شرح زرقانی میں ہے اصحابہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جازمون
بالاطلاعہ علی الغیب صحابہ کرام یقین کے ساتھ حکم لگاتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

(۲۷) کو غیب کا علم ہے علی قاری شرح بردہ شریف میں فرماتے ہیں علمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
حاو لفنون العلم (الی ان قال) ومنھا علمہ بالامور الغیبیۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

(۲۸) وسلم کا علم تمام علوم کو حاوی ہے غیبوں کا علم بھی علم حضور کی شاخوں سے ایک شاخ ہے تفسیر امام
طبری میں اور تفسیر در منثور میں بروایت ابوبکر بن ابی شیبہ استاذ امام بخاری و مسلم وغیرہ
ائمہ محدثین سیدنا امام مجاہد تلمیذ خاص حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ہے انہ
قال فی قولہ تعالیٰ ولئن سالتھم لیقولن انما کنا نخوض ونلعب قال رجل من المنافقین یحدثنا محمد
ان ناقۃ فلان بوادی کذا وکذا وما یدریہ بالغیب یعنی کسی کا ناقہ گم گیا تھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ فلاں جنگل میں ہے ایک منافق بولا کہ محمد غیب کیا جانیں اس پر اللہ عزوجل نے
یہ آیت کریمہ اتاری کہ ان سے فرما دیجیے کیا اللہ اور اوسکی آیتوں اور اوسکے رسول سے ٹھٹھا کرتے ہو بہانے
نہ بناؤ تم کافر ہو چکے ایمان کے بعد حضرت ملاحظہ فرمائیں کہ آیت مخالفین کیسی لعنت ہے یہ وہابیہ پر غضب
کی ترقیاں اور پہلا غضب الکے اقوال تھے کہ دریائے کفر و شرک کیے اون پر تو ہیں تک
تھا کہ یہ سب ائمہ دین ان مخالفان دین کے مذہب پر معاذ اللہ کافر و مشرک ٹھہرتے ہیں۔ دوسرا
غضب اوس سے زیادہ آفت اوس حدیث ابن عباس میں تھی کہ معاذ اللہ عبد اللہ بن
عباس خضر علیہ الصلاۃ والسلام کے لیے علم غیب بتا کر کافر قرار پاتے ہیں تیسرا غضب اوس سے
عظیم تر اشد آفت مواہب شریف و زرقانی کی عبارات میں تھی کہ حضرت عبد اللہ بن عباس بلکہ عام

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب پر ایمان لاکر وہابیہ کے دھرم میں کافر ہوئے جاتے ہیں یہ چوتھا غضب اور اس سے سخت تر ہولناک آفت کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی دوسری حدیث میں تھی کہ سیدنا خضر علیہ الصلاۃ والسلام کہ نبی ہیں خود اپنے لیے علم غیب بتاکر معاذ اللہ (خاک بدہن وہابیہ) کافر ٹھہرتے ہیں یہ پانچواں غضب اور اس سے بھی اشد اور جگر کو چیرے گزری ہوئی وہ آفت کہ سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کہ باتفاق یقیناً اجماعاً قطعاً رسول و نبی و مرسل اور اولوا العزم من الرسل سے ہیں وہابیہ کی تکفیر سے کہاں بچتے ہیں خضر علیہ الصلاۃ والسلام نے خود ان سے کہا کہ مجھے علم غیب ہے جو آپ کو نہیں اور موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے اس پر کچھ انکار نہ فرمایا۔ کیا اس پر ایک وہابی نہ کہے گا کہ افسوس ایک ناؤ کا تختہ توڑ دینے یا گرتی دیوار بے اجرت لیے سیدھی کر دینے پر وہ اعتراض کہ باوصف وعدہ صبر نہ ہو سکا اور وہابی شریعت کی رو سے منہ بھر کلمۂ کفر سنا اور شربت کا سا گھونٹ پیکر چپ رہے خیر ان سب آفتوں کا وہابیہ کے پاس تین کہاوتوں سے علاج تھا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے حضرت خضر کے لیے علم غیب تسلیم کیا تو وہابیہ کہہ سکتے تھے کہ موسیٰ بدین خود مایاں بدین خود خضر علیہ الصلاۃ والسلام نے اپنے لیے علم غیب بتایا تو وہ اس شیطانی مثل کی آڑ لے سکتے تھے کہ ناؤ کس نے ڈبوئی خواجہ خضر نے ابن عباس و عام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے علم غیب جانا تو کسی دہن دریدہ وہابی کو کہتے کیا لگتا کہ پیراں نمی پرند مریداں می پرانند لعنۃ اللہ علی الظالمین مگر چھٹا غضب زہر کی قیامت تو خود اللہ واحد قہار نے ڈھا دی پورا قہر اس آیہ کریمہ اور اس کی شان نزول نے توڑا یہاں اللہ عزوجل یہ حکم لگا رہا ہے کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غیب دانی سے منکر ہو وہ کافر ہے وہ اللہ و رسول سے ٹھٹھا کرتا ہے وہ کلمہ گوئی کر کے مرتد ہوتا ہے افسوس کہ یہاں تو اس چوتھی مثل کے سوا کچھ گنجائش نہیں کہ ع

ما زیاراں چشم یاری داشتیم — خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

بھلا جس خدا کی توحید ہی رکھنے کے لیے نبی سے بگاڑی رسولوں سے بگاڑی سب کے علم پر دولتی جھاڑی

غضب ہے کہ وہی خدا و رسول کو چھوڑ کر رسول کا ہو جائے اور وہابیہ پر حکم کفر لگائے سچ ہے اب کسی سے دوستی کا دھرم نہ رہا۔ معلوم نہیں کہ اب مخالفین اپنے سرگروہوں کا فتوی مانتے ہیں یا اللہ واحد قہار کا ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

امر سوم

مخالفین کو تو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے فضائل کریمہ کی دشمنی نے اندھا بہرا کر دیا انہیں حق نہیں سوجھتا مگر تھوڑی سی عقل والا سمجھ سکتا ہے کہ یہاں کچھ بھی دشواری نہیں۔ علم یقیناً ان صفات میں ہے کہ غیر خدا کو بعطائے خدا مل سکتا ہے تو ذاتی و عطائی کی طرف اس کا انقسام یقینی یونہی محیط و غیر محیط کی تقسیم بدیہی۔ انہیں اللہ عزوجل کے ساتھ خاص ہونے کے قابل صرف ہر تقسیم کی قسم اول ہے یعنی علم ذاتی و علم محیط حقیقی تو آیات و احادیث و اقوال علما جنہیں دوسرے کے لیے اثبات علم غیب سے انکار ہے انہیں قطعاً یہی قسمیں مراد ہیں۔ فقہا کہ حکم تکفیر کرتے ہیں انہیں قسموں پر حکم لگاتے ہیں کہ آخر مبنائے تکفیر یہی تو ہے کہ خدا کی صفت خاصہ دوسرے کے لیے ثابت کی اب یہ دیکھ لیجیے کہ خدا کے لیے علم ذاتی خاص ہے یا عطائی حاشا للہ علم عطائی خدا کے ساتھ خاص ہونا درکنار خدا کے لیے محال قطعی ہے کہ دوسرے کے دیے سے اسے علم حاصل ہو پھر خدا کے لیے علم محیط حقیقی خاص ہے یا غیر محیط حاشا للہ علم غیر محیط خدا کے لیے محال قطعی ہے جس میں بعض معلومات مجہول رہیں تو علم عطائی غیر محیط حقیقی غیر خدا کے لیے ثابت کرنا خدا کی صفت خاصہ ثابت کرنا کیونکر ہوا۔ تکفیر فقہا اگر اس طرف ناظر ہو تو معنی یہ ٹھہریں گے کہ دیکھو تم غیر خدا کے لیے وہ صفت ثابت کرتے ہو جو زنہار خدا کی صفت نہیں ہو سکتی لہذا کافر ہو یعنی وہ صفت خدا کے لیے ثابت کرنی چاہیے تھی جو خاص خدا کی صفت ہو کیا کوئی احمق سا احمق ایسا اخبث جنون گوارا کر سکتا ہے ولکن النجدیۃ قوم لا یعقلون امام ابن حجر مکی فتاوی حدیثیہ میں فرماتے ہیں وما ذکرناہ فی الآیۃ صرح بہ النووی رحمہ اللہ تعالی فی فتاواہ فقال معناہا لا یعلم ذلک استقلالا وعلم احاطۃ بکل المعلومات الا اللہ تعالی یعنی ہم نے جو آیات کی تفسیر کی

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فتاوے میں اسکی تصریح کی فرماتے ہیں آیت کے معنی یہ ہیں کہ غیب کا ایسا (۳۰)
علم صرف خدا کو ہے جو بذات خود ہو اور جمیع معلومات الٰہیہ کو محیط ہو نیز شرح ہمزیہ میں فرماتے ہیں لٰہٖ (۳۱)
تعالیٰ اختص بہ لکن من حیث الاحاطۃ فلا ینافی اطلاع اللہ تعالیٰ لبعض خواصہ علی کثیر
من المغیبات حتی من الخمس التی قال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یعلمھن الا اللہ غیب اللہ
کے لیے خاص ہو مگر بمعنی احاطہ تو اسکے منافی نہیں کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے بعض خاصوں کو بہت سے
غیبوں کا علم دیا یہانتک کہ اون پانچ میں سے جنکو نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انکو اللہ کے
سوا کوئی نہیں جانتا تفسیر کبیر میں ہے قولہ ولا اعلم الغیب یدل علی اعترافہ بانہ غیر عالم (۳۲)
بکل المعلومات یعنی آیت میں جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ارشاد ہوا کہ تم فرما دو میں غیب نہیں
جانتا اسکے یہی معنی ہیں کہ میرا علم جمیع معلومات الٰہیہ کو حاوی نہیں امام قاضی عیاض شفا شریف (۳۳)
اور علامہ شہاب الدین خفاجی اوسکی شرح نسیم الریاض میں فرماتے ہیں (ھذہ المعجزۃ (۳۴)
فی اطلاعہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی الغیب (معلومۃ علی القطع) بحیث لا یمکن انکارھا
او التردد فیھا لاحد من العقلاء (لکثرۃ رواتھا واتفاق معانیھا علی الاطلاع علی الغیب)
وھذہ لا ینافی الآیات الدالۃ علی انہ لا یعلم الغیب الا اللہ وقولہ ولو کنت اعلم الغیب
لاستکثرت من الخیر فان المنفی علمہ من غیر واسطۃ واما اطلاعہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم علیہ باعلام اللہ تعالیٰ لہ فامر متحقق لقولہ تعالیٰ فلا یظھر علی غیبہ احدا الا من
ارتضی من رسول رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا معجزہ علم غیب یقیناً ثابت ہے جسمیں کسی عاقل
کو انکار یا تردد کی گنجائش نہیں کہ اسمیں احادیث بکثرت آئیں اور اون سب سے بالاتفاق حضور کا علم غیب ثابت ہے
اور یہ اون آیتوں کے کچھ منافی نہیں جو بتاتی ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا اور یہ کہ نبی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کہنے کا حکم ہوا کہ میں غیب جانتا تو اپنے لیے بہت خیر جمع کر لیتا اس لیے کہ آیتوں
میں نفی اوس علم کی ہے جو بغیر خدا کے بتائے ہو اور اللہ تعالیٰ کے بتائے سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کو علم غیب ملنا تو قرآن عظیم سے ثابت ہے کہ اللہ اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوا اپنے پسندیدہ

(۳۵) تفسیر نیشاپوری میں ہے لا اعلم الغیب یعنی فیہ دلالۃ علی ان الغیب بالاستقلال لا یعلمہ

(۳۶) الا اللہ آیت کے یہ معنی ہیں کہ علم غیب جو بذات خود ہو وہ خدا کے ساتھ خاص ہے۔ تفسیر انموذج جلیل
میں ہے ومعناہ لا یعلم الغیب بلا دلیل الا اللہ او بلا تعلیم الا اللہ او جمیع الغیب الا اللہ
آیت کے یہ معنی ہیں کہ غیب کو بلا دلیل و بلا تعلیم جاننا یا کل غیب کو محیط ہونا اللہ تعالے کے ساتھ خاص ہے

(۳۷) جامع الفصولین میں ہے یجاب بانہ یمکن التوفیق بان المنفی ہو العلم بالاستقلال لا العلم
بالاعلام او المنفی ہو المجزوم بہ لا المظنون ویؤیدہ قولہ تعالے اتجعل فیہا من یفسد فیہا
الآیۃ لانہ غیب اخبر بہ الملئکۃ ظنا منہم او باعلام الحق فینبغی ان یکفر لو ادعاہ مستقلا
لا لو اخبر بہ باعلام فی نومہ او یقظتہ بنوع من الکشف اذ لا منافاۃ بینہ وبین الآیۃ
لما مر من التوفیق یعنی فقہا نے دعوی علم غیب پر حکم کفر کیا اور حدیثوں اور ائمہ ثقات کی کتابوں میں
بہت غیب کی خبریں موجود ہیں جن کا انکار نہیں ہو سکتا اس کا جواب یہ ہے کہ ان میں تطبیق یوں ہو سکتی ہے
کہ فقہا نے اسکی نفی کی ہے کہ کسی کے لیے بذات خود علم غیب مانا جائے خدا کے بتائے سے علم غیب کی نفی نہ کی
یا نفی قطعی کی ہے نہ ظنی کی اور اسکی تائید یہ آیہ کریمہ کرتی ہے کہ فرشتوں نے عرض کی کیا تو زمین میں ایسوں کو
خلیفہ کریگا جو اس میں فساد و خونریزی کریں گے ملئکہ غیب کی خبر بولے مگر ظنا یا خدا کے بتائے سے تو تکفیر اس
پر چاہیے کہ کوئی بے خدا کے بتائے علم غیب ملنے کا دعوی کرے نہ یوں کہ براہ کشف جاگتے یا سوتے میں خدا
کے بتانے سے کہ ایسا علم غیب آیت کے کچھ منافی نہیں

(۳۸، ۳۹) رد المحتار میں امام صاحب ہدایہ کی مختارات النوازل
سے ہے لو ادعی علم الغیب بنفسہ یکفر اگر بذات خود علم غیب حاصل کر لینے کا دعوی کرے تو کافر ہے

(۴۰) اوسی میں ہے وقال فی التاتارخانیۃ وفی الحجۃ ذکر فی الملتقط انہ لا یکفر لان الاشیاء
تعرض علی روح النبی صلی اللہ تعالے علیہ وسلم وان الرسل یعرفون بعض الغیب قال اللہ
تعالی عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول اھ قلت بل ذکروا فی کتب
العقائد ان من جملۃ کرامات الاولیاء الاطلاع علی بعض المغیبات وردوا علی المعتزلۃ

(۴۱، ۴۲، ۴۳) المستدلین بھذہ الآیۃ علی نفیہا اھ تاتارخانیہ میں بحوالہ فتاوی حجہ ملتقط میں فرمایا کہ جو

تنبیہ: [illegible]

اللہ و رسول کو اوس کے محتاج کیا کلا و شو گو ۔ ایسے کہ دیا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر عرض کیجاتی ہیں (۱۔
بیشک ان رسولوں کو بعض علم غیب ہوا سے تعالیٰ فرماتا ہے غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسیکو مسلط نہیں
کرتا مگر اپنے پسندیدہ رسولوں کو علامہ شامی نے فرمایا کہ ائمہ اہلسنت نے کتب عقائد میں ذکر فرمایا کہ بعض (۴۴)
نبیوں کا علم ہونا اولیا کی کرامت سے ہے اور معتزلہ نے کہ اس آیت کو اولیائے کرام سے اوس کی نفی پر دلیل
قرار دیا ہمارے ائمہ نے اوسکا رد کیا یعنی ثابت فرمایا کہ آیۂ کریمہ اولیاء سے بھی مطلقاً علم غیب کی نفی نہیں
فرماتی **تفسیر غرائب القرآن** و رغائب الفرقان میں ہے لعیف الا الذی اتیتمونی قبل نفسہ (۴۵)
وما النفی الذی اتیتمونی قبل الوحی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ذات سے جاننے کی نفی
فرمائی ہے خدا کے بتائے سے جاننے کی نفی نہیں فرمائی **تفسیر جمل** شرح جلالین و **تفسیر خازن** ہے (۴۶ و ۴۷)
ہو المعنی لا اعلم الغیب الا ان یطلعنی اللہ تعالیٰ علیہ آیت میں جو ارشاد ہوا کہ تم فرما دو میں غیب
نہیں جانتا اسکے معنی یہ ہیں کہ میں بے خدا کے بتائے نہیں جانتا **تفسیر عنایۃ القاضی** میں ہے (۴۸)
لا اعلم الغیب ما لم یوح الی ولم ینصب علیہ دلیل آیت کے یہ معنی ہیں کہ جبتک وحی یا کوئی دلیل
قائم نہو مجھے بذات خود غیب کا علم نہیں ہوتا اوسی میں ہے وعندہ مفاتح الغیب وجہ اختصاصہا بہ (۴۹)
تعالیٰ انہ لا یعلمہا کما ہی ابتداء الا ہو ۔ جو آیت میں فرمایا کہ غیب کی کنجیاں اللہ ہی کے پاس
ہیں اوس کے سوا انہیں کوئی نہیں جانتا اس خصوصیت کے یہ معنی ہیں کہ ابتداءً بغیر بتائے انکی
حقیقت دوسرے پر نہیں کھلتی **تفسیر علامہ نیشاپوری** میں ہے قل لا اقول لکم لم یقل لیس (۵۰)
عندی خزائن اللہ لیعلم ان خزائن اللہ وہی العلم بحقائق الاشیاء وماہیاتہا عندہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم باستجابۃ دعاءہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی قولہ ارنا الاشیاء کما ہی
ولکنہ یکلم الناس علی قدر عقولہم ولا اعلم الغیب ای لا اقول لکم ہذا مع انہ قال
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علمت ما کان وما سیکون ام مختصراً یعنی ارشاد ہوا کہ اے نبی فرماؤ
کہ میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں یہ نہیں فرمایا کہ اللہ کے خزانے میرے پاس نہیں ہیں
بلکہ یہ فرمایا کہ میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس ہیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ اللہ کے خزانے حضور اقدس صلی اللہ

معترض کی ادنیٰ اور فضول حماقت ہے کہ آیات نفی علم سے کیا مراد

تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ہیں مگر حضور لوگوں سے اونکی سمجھ کے قابل باتیں بیان فرماتے ہیں اور وہ خزانے کیا ہیں تمام اشیا کی ماہیت وحقیقت کا علم حضور نے اسکے ملنے کی دعا کی اور اللہ عزوجل نے قبول فرمائی پھر فرمایا ادمیں غیب نہیں جانتا یعنی تم سے نہیں کہتا کہ مجھے غیب کا علم ہے ورنہ حضور تو خود فرماتے ہیں کہ مجھے ماکان ومایکون کا علم ملا یعنی جو کچھ ہو گزرا اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہو انتہی الحمد للہ اس آیہ کریمہ کی کہ فرماؤ میں غیب نہیں جانتا ایک تفسیر وہ تھی جو تفسیر کبیر سے گزری کہ احاطہ جمیع غیوب کی نفی ہو نہ کہ غیب کا علم ہی نہیں دوسری تفسیر وہ تھی جو بہت کتب سے گزری کہ بے خدا کے بتائے جاننے کی نفی ہو نہ یہ کہ بتائے سے بھی مجھے علم غیب نہیں آپ بحمد اللہ تعالیٰ سب سے لطیف تر یہ تیسری تفسیر ہو کہ میں تم سے نہیں کہتا کہ مجھے علم غیب ہے اس لیے کہ ادی کا فہم تم ان باتوں کے اہل نہیں ہو ورنہ واقع میں مجھے ماکان ومایکون کا علم ملا ہو والحمد للہ رب العلمین۔

امر چہارم

یہاں تک جو کچھ معروض ہوا جمہور ائمہ دین کا متفق علیہ ہے (۱) بلاشبہہ غیر خدا کے لیے ایک ذرہ کا علم ذاتی نہیں اس قدر خود ضروریات دین سے ہے اور منکر کافر (۲) بلاشبہہ غیر خدا کا علم معلومات الٰہیہ کو حاوی نہیں ہو سکتا معاذ اللہ مساوی درکنار تمام اولین وآخرین وانبیا ومرسلین وملٰئکہ مقربین کے علما کر علوم الٰہیہ سے وہ نسبت نہیں رکھ سکتے جو کروڑہا کروڑ سمندروں سے ایک ذرا سی بوند کے کروڑویں حصے کو بلکہ وہ تمام تمام سمندر اور یہ بوند کا کروڑواں حصہ دونوں متناہی ہیں اور متناہی کو متناہی سے نسبت ضرور ہوگی بخلاف علوم الٰہیہ کہ غیر متناہی در غیر متناہی در غیر متناہی ہیں اور مخلوق کے علوم اگرچہ عرش وفرش وشرق وغرب وجملہ کائنات از روز اول تا روز آخر کو محیط ہو جائیں آخر متناہی ہیں۔ کہ عرش وفرش دو حدیں ہیں شرق وغرب دو حدیں ہیں روز اول وروز آخر دو حدیں ہیں اور جو کچھ دو حدوں کے اندر ہو سب متناہی ہے بالفعل غیر متناہی کا علم تفصیلی مخلوق کو مل ہی نہیں سکتا تو جملہ علوم خلق کو علم الٰہی سے اصلاً نسبت ہونی ہی محال قطعی ہے نہ کہ معاذ اللہ توہم مساوات (۳) یوں ہی اس پر اجماع ہے کہ اللہ عزوجل کے دیئے

انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کو کثیر و وافر غیبوں کا علم ہونا بھی ضروریات دین سے ہے جو اسکا منکر ہو کافر
ہو کہ بے شک سے نبوت ہی کا منکر ہو (۴) اس پر بھی اجماع ہو کہ اس فضل جلیل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کا حصہ تمام انبیا تمام جہان سے اتم و اعظم ہے اللہ عزوجل کی عطا سے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کو اتنے غیبوں کا علم ہے جنکا شمار اللہ ہی جانتا ہے مسلمانوں کا یہاں تک اجماع تھا مگر وہابیہ کو
محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت شان کس دل سے گوارا ہو اونھوں نے (۱) صاف
کہدیا کہ حضور کو دیوار پیچھے کی بھی خبر نہیں (۲) وہ اور تو اور خود اپنے خاتمہ کا بھی حال نہ جانتے
(۳) ساتھ ہی یہ بھی کہدیا کہ خدا کے بتانے سے بھی اگر بعض مغیبات کا علم اون کے لیے مانے جب بھی
شرک ہے (۴) اوس پر قہر یہ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تو دیوار پیچھے کی بھی خبر نہیں
اور ابلیس لعین کے لیے تمام زمین کا علم محیط حاصل جانیں (۵) اوس پر عذر یہ کہ ابلیس کی وسعت علم
نص سے ثابت ہے فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے (۶) پھر ستم قہر یہ کہ جو کچھ ابلیس کے لیے
خود ثابت مانا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے اوسکے ماننے پر جھٹ حکم شرک جڑ دیا یعنی
خدا کی خاص صفت ابلیس کے لیے تو ثابت ہو وہ تو خدا کا شریک ہے مگر حضور کے لیے ثابت کرو تو شرک ہے
(۷) اس پر بعض غالی اور بڑھے اور صاف کہدیا کہ جیسا علم غیب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کو ہے ایسا تو ہر پاگل ہر چوپائے کو ہوتا ہے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ اصل بحث ان کلمات ملعونہ
کی ہے جنکا کاوا کاٹ کر اس سے بچتے اور علم کے خاص و غیر خاص ہونے کی بحث محض بے علاقہ لے دوڑتے
ہیں کہ علم غیب کو آیات و احادیث نے خاص بخدا بتایا ہے فقہا نے دوسرے کے لیے اوسکے اثبات کو
کفر کہا ہے اسکا جواب تو اوپر معروض ہو چکا کہ خدا کے ساتھ خاص وہی علم ذاتی و محیط حقیقی ہے غیر کے لیے
اوسی کے اثبات کو فقہا کفر کہتے ہیں علم عطائی غیر محیط حقیقی خدا کے لیے ہو ہی نہیں سکتا نہ کہ معاذ اللہ
اوس کی صفت خاصہ ہو یہ علم ہمنے نہ غیر خدا کے لیے مانا نہ وہ نصوص و اقوال ہم پر وارد۔ مگر ان حضرات
سے پوچھیے کہ آیات و احادیث حصر و اقوال فقہا علم عطائی غیر محیط حقیقی کو بھی شامل ہیں یا نہیں اگر
نہیں تو تمہارا کتنا جنون ہے کہ انھیں ہم پر پیش کرتے ہو اور انکو ہمارے دعوے سے کیا منافات ہوئی

انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کو کثیر و وافر غیبوں کا علم یہ بھی ضروریات دین سے ہے جو اسکا منکر ہو کافر
ہو کہ سرے سے نبوت ہی کا منکر ہو (۴) اس پر بھی اجماع ہے کہ اس فضل جلیل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کا حصہ تمام انبیا تمام جہان سے اتم و اعظم ہے اللہ عزوجل کی عطا سے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کو اتنے غیبوں کا علم ہے جنکا شمار اللہ ہی جانتا ہے مسلمانوں کا یہاں تک اجماع تھا مگر وہابیہ کو
محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت شان کس دل سے گوارا ہوا و ان لوگوں نے (۱) صاف
کہدیا کہ حضور کو دیوار پیچھے کی بھی خبر نہیں (۲) وہ اور تو اور خود اپنے خاتمہ کا بھی حال نہ جانتے
(۳) ساتھ ہی یہ بھی کہدیا کہ خدا کے بتائے سے بھی اگر بعض مغیبات کا علم اون کے لیے مانے جب بھی
شرک ہے (۴) اوس پر قہر یہ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تو دیوار پیچھے کی بھی خبر نہیں
اور ابلیس لعین کے لیے تمام زمین کا علم محیط حاصل جانیں (۵) اوس پر عذر یہ کہ ابلیس کی وسعت علم
نص سے ثابت ہے فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے (۶) اوس پر ستم قہر یہ کہ جو کچھ ابلیس کے لیے
خود ثابت مانا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے اوسکے ماننے پر جھٹ حکم شرک جڑ دیا یعنی
خدا کی خاص صفت ابلیس کے لیے تو ثابت ہو وہ تو خدا کا شریک ہو مگر حضور کے لیے ثابت کرو تو شرک ہے
(۷) اس پر بعض غالی اور بڑھے اور صاف کہدیا کہ جیسا علم غیب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کو ہے ایسا تو ہر پاگل ہر چوپائے کو ہوتا ہے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ اصل بحث ان کلمات ملعونہ
کی ہے جنکا کا وہابیہ کر اس سے بچتے اور علم کے خاص و غیر خاص ہونے کی بحث محض بے علاقہ لے دوڑتے
ہیں کہ علم غیب کو آیات و احادیث نے خاص خدا بتایا ہے فقہا نے دوسرے کے لیے اوسکے اثبات کو
کفر کہا ہے اسکا جواب تو اوپر معروض ہو چکا کہ خدا کے ساتھ خاص وہی علم ذاتی و محیط حقیقی ہے غیر کے لیے
اوس کے اثبات کو فقہا کفر کہتے ہیں علم عطائی غیر محیط حقیقی خدا کے لیے ہو ہی نہیں سکتا نہ کہ معاذ اللہ
اوس کی صفت خاصہ ہو یہ علم ہے غیر خدا کے لیے ماننا وہ نصوص و اقوال ہر گز اوس کے منکر ان حضرات
کو پیچھے کہ آیات و احادیث حصر و اقوال فقہا علم عطائی غیر محیط حقیقی کو بھی شامل ہیں یا نہیں اگر
نہیں تو تمہارا کتنا جنون ہے کہ اونھیں ہم پر پیش کرتے ہو اور کہو ہمارے دعوے سے کیا منافات رکھی

اور اگر اسے بھی شامل ہیں تو اب بتائیے گنگوہی صاحب آپ ابلیس کے جو علم محیط زمین اور تھانوی صاحب آپ ہر پاگل ہر چوپائے کے جو علم غیب کے قائل ہیں آیا اون کے لیے علم ذاتی محیط حقیقی مانتے ہیں یا اسکا غیر بر تقدیر اول قطعًا کافر ہو بر تقدیر ثانی بھی خود تمہارے ہی مونھ سے وہ آیات و احادیث و اقوال فقہا تم پر وارد اور تم اپنے ہی پیش کردہ دلائل سے خود کافر و مرتد اب کہیے منکرو ہاں سفر و ہی رہ کر ابلیس اور پاگل اور چوپائے سب تو علم غیب رکھتے ہیں آیات و احادیث و اقوال فقہا انکے لیے نہیں وہ تو صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نفی علم کے لیے ہیں الا لعنة اللّٰہ علی الظلمین

امر پنجم

فضل محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منکروں کو جہنم میں جانے دیجیے تتمۂ کلام استماع فرمایئے ان تمام اجماعات کے بعد ہمارے علما میں اختلاف ہوا کہ بیشمار علوم غیب جو مولیٰ عز و جل نے اپنے محبوب اعظم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرمائے آیا وہ روز اول سے یوم آخر تک تمام کائنات کو شامل ہیں جیسا کہ عموم آیات و احادیث کا مفاد ہے یا انہیں تخصیص ہے۔ بہت اہل ظاہر جانب خصوص گئے کسی نے کہا متشابہات کا کسی نے خمس کا کثیر نے کہا ساعت کا اور عام علمائے باطن اور اون کے اتباع سے بکثرت علمائے ظاہر نے آیت و احادیث کو اون کے عموم پر رکھا ماکان و مایکون بھی مذکور رہیں از آنجا کہ غایت میں دخول و خروج دونوں محتمل ہیں ساعت داخل ہو یا نہیں ہر حال یہ مجموعہ بھی علوم الٰہیہ سے ایک بعض خفیف ہے بلکہ انباء المصطفےٰ حاضر ہوتے قصیدہ بردہ شریف اور اوسکی شرح ملا علی قاری سے ثابت کیا ہو کہ علم الٰہی تو علم الٰہی جو غیر متناہی در غیر متناہی در غیر متناہی ہے مجموعہ ماکان و مایکون کا علم علوم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سمندر سے ایک لہر ہے پھر علم الٰہی غیر متناہی کے آگے اوسکی کیا گنتی اللہ کی قدر سمجھنے والے اسی کو معاذ اللہ علم الٰہی سے مساوات ٹھہراتے ہیں ما قدروا اللّٰہ حق قدرہٖ اور واقعی جب اون کے امام الطائفہ کے نزدیک ایک پیڑ کے پتے گن دینے پر خدائی آگئی تو ماکان و مایکون تو بڑی چیز ہو خیر اونہیں

جانے دیجیے یہ بعض مسئلہ جس طرح ہمارے علمائے اہلسنت میں دائر ہے مسائل خلافیہ اشاعرہ وماتریدیہ کے مثل ہوکر اصلا محل طعن ولوم نہیں ہاں ہمارا اختیار قول اخیر ہے جو عام علمائے کرام وبکثرت اعلام کا مسلک ہے اس بارہ میں بعض آیات واحادیث واقوال ائمہ حضرت کو تفسیر کیے ساسلے انباء المصطفے میں لکھیگے اور اللؤلؤ المکنون فی علم البشیر ماکان ومایکون وغیرہ رسائل فقیر میں بحمد اللہ تعالی کثیر ووافر ہیں اور اقوال اولیائے کرام وعلمائے عظام کی کثرت تو اس درجہ ہے کہ انکے شمار کو ایک دفتر عظیم درکار یہاں بطور نمونہ صرف بعض ارشادات ائمہ پر اقتصار وما توفیقی الا باللہ العزیز الغفار حدیث صحیح جامع ترمذی وغیرہ جسمیں نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا فتجلی لی کل شئ وعرفت ہر چیز مجھ پر روشن ہوگئی اور میں نے پہچان لی اور فرمایا فعلمت ما فی السموٰت والارض میں نے جان لیا جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے شیخ محقق مولنا عبد الحق محدث دہلوی اشعۃ اللمعات شرح (۵۱)

مشکوۃ میں اس حدیث کے نیچے فرماتے ہیں دانستم ہرچہ در آسمانہا وہرچہ در زمینہا بود عبارت ست از حصول تمامہ علوم جزئی وکلی واحاطہ آں امام محمد بوصیری قصیدہ بردہ شریف میں عرض کرتے ہیں (۵۲)

	فان من جودک الدنیا وضرتہا		ومن علومک علم اللوح والقلم	

یارسول اللہ دنیا وآخرت دونوں حضور کی بخشش سے ایک حصہ ہیں اور لوح وقلم کا علم جسمیں تمام ماکان ومایکون ہے حضور کے علوم سے ایک ٹکڑا ہے علامہ علی قاری اوسکی شرح میں فرماتے (۵۳)

ہیں کون علمہما من علومہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ان علومہ تتنوع الی الکلیات والجزئیات وحقائق ودقائق وعوارف ومعارف تتعلق بالذات والصفات وعلمہما انما یکون سطرا من سطور علمہ ونہرا من بحور علمہ ثم مع ھذا ھو من برکۃ وجودہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لوح وقلم کا علم علوم نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے ایک ٹکڑا اس لیے ہے کہ حضور کے علم انواع انواع ہیں کلیات جزئیات حقائق دقائق عوارف معارف کہ ذات وصفات الٰہی سے متعلق ہیں اور لوح وقلم کا علم تو حضور کے مکتوب علم سے ایک سطر اور انکے سمندروں سے ایک نہر ہے پھر باینہمہ وہ حضور ہی کی برکت سے تو ہے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

(٥٤) اُمّ القریٰ شریف میں ہے وسع العلمین علما وحلما حضور کا علم و حلم تمام جہان کو محیط ہوا امام
(٥٥) ابن حجر مکی اسکی شرح میں فرماتے ہیں لان اللہ تعالیٰ اطلعہ علی العالم فعلم علم الاولین
والاخرین ما کان وما یکون اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو تمام عالم پر اطلاع دی تو سب
(٥٦) اولین وآخرین کا علم حضور کو ملا جو ہو گزرا اور جو ہونے والا ہے سب جان لیا ونسیم الریاض میں
ہے ذکر العراقی فی شرح المہذب انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرضت علیہ الخلائق
من لدن آدم علیہ الصلاۃ والسلام الی قیام الساعۃ فعرفہم کلہم کما علم آدم
(٥٧) الاسماء امام عراقی شرح مہذب میں فرماتے ہیں کہ آدم علیہ الصلاۃ والسلام سے لیکر قیامت
تک کی تمام مخلوقات الٰہی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر عرض کی گئی تو حضور نے اُن سب کو
(٥٨) پہچان لیا جس طرح آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو تمام نام تعلیم ہوئے تھے اسی لیے امام بوصیری
مدحیہ ہمزیہ میں عرض کرتے ہیں ؎

لک ذات العلوم من عالم الغیـ	ـب ومنہا لآدم الاسماء

(٥٩) عالم غیب سے حضور کے لیے علوم کی ذات ہے اور آدم علیہ الصلاۃ والسلام کے لیے نام امام ابن حاج
(٦٠) مکی مدخل اور امام احمد قسطلانی مواہب لدنیہ شریف میں فرماتے ہیں قد قال علماؤنا رحمہم
اللہ تعالیٰ ان الزائر یشعر نفسہ بانہ واقف بین یدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کما ہو فی حیاتہ اذ لا فرق بین موتہ وحیاتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی مشاہدتہ
لامتہ ومعرفتہ باحوالہم ونیاتہم وعزائمہم وخواطرہم وذلک عندہ جلی لا خفاء بہ
بے شک ہمارے علماء رحمہم اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ زائر اپنے نفس کو آگاہ کر دے کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے حاضر ہے جیسا کہ حضور کی حیات ظاہر میں اس لیے کہ حضور اقدس صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات و وفات میں اس بات میں کچھ فرق نہیں کہ وہ اپنی امت کو دیکھ رہے ہیں اور
اُنکی حالتوں اور نیتوں اور ارادوں اور دل کے خطروں کو پہچانتے ہیں اور یہ سب حضور پر روشن
(٦١) ہے جس میں اصلا پوشیدگی نہیں نیز مواہب شریف میں ہے لاشک ان اللہ تعالیٰ قد اطلعہ

علی از ثمن ملک والله علیہ علوم الاولین والاٰخرین کچھ شک نہیں کہ بلا شبہ اللہ تعالیٰ نے
اس سے بھی زائد حضور کو علم دیا اور تمام اگلے پچھلوں کا علم حضور پر القا فرمایا امام قاضی پھر علامہ
(۶۲) قاری پھر علامہ مناوی تیسیر شرح جامع صغیر امام سیوطی میں لکھتے ہیں النفوس القدسیۃ
(۶۳،۶۴) اذا تجردت عن العلائق البدنیۃ اتصلت بالملأ الاعلیٰ ولم یبق لہا حجاب فتری
وتسمع الکل کالمشاھد پاک جانیں جب بدن کے علاقوں سے جدا ہوتی ہیں ملا اعلیٰ سے مل جاتی ہیں
اور اُنکے لیے کچھ پردہ نہیں رہتا تو سب کچھ ایسا دیکھتی سنتی ہیں جیسے یہاں موجود ہیں علی قاری
(۶۵) شرح شفا شریف میں فرماتے ہیں ان روح النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاضرۃ
فی بیوت اھل الاسلام نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روح کریم تمام جہان میں ہر مسلمان
کے گھر میں تشریف فرما ہے مدارج النبوۃ شریف میں ہے ہر چہ در دنیاست از زمان آدم تا
(۶۶) اوان نفخہ اولے بروی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منکشف ساختند تا ہمہ احوال او را از اول تا آخر
معلوم گردد یاران خود را نیز از بعضے ازاں احوال خبر داد نیز فرماتے ہیں قدس سرہ ھو بکل شیٔ
(۶۷) علیم وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم داناست ہمہ چیز از شیونات واحکام الٰہی واحکام صفات حق
اسماء وافعال وآثار و بجمیع علوم ظاہر و باطن واول وآخر احاطہ نمودہ ومصداق فوق کل ذی
(۶۸) علم علیم شدہ علیہ من الصلوات افضلہا ومن التحیات اتمہا واکملہا شاہ ولی اللہ صاحب
فیوض الحرمین میں لکھتے ہیں فاض علی من جنابہ المقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کیفیۃ ترقی العبد من حیزہ الی حیز القدس فیتجلی لہ کل شیٔ کما اخبر عن ھذا المشھد
فی قصۃ المعراج المنامی مجھ پر رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ سے فائض ہوا کہ بندہ
کیونکر اپنی جگہ سے مقام قدس تک ترقی کرتا ہے کہ ہر شے اوس پر روشن ہو جاتی ہے جیسا کہ قصہ معراج
(۶۹) واقعہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس مقام سے خبر دی نیز اوسی میں ہے العارف
ینجذب الی حیز الحق فیصیر عند اللہ فیتجلی لہ کل شیٔ عارف مقام حق تک کھنچکر
(۷۰) بارگاہ قرب میں ہوتا ہے تو ہر چیز اوس پر روشن ہو جاتی ہے اوسی میں ولی فرد کے خصائص سے

لکھا کہ وہ تمام نشاۂ عنصری جسمانی پر مستولی ہوتا ہو پھر لکھا کہ یہ استیلا انبیا علیہم الصلاۃ والسلام
میں تو ظاہر ہو وامافی غیرہم فمناصب وراثۃ الانبیاء کالمجددیۃ والقطبیۃ وظہور
آثارھا واحکامھا والبلوغ الی حقیقۃ کل علم وحال رہے غیر انبیا اون میں
وراثت انبیا کے منصب ہیں جیسے مجدد ہونا قطب ہونا اور اون کے آثار و احکام کا ظاہر ہونا
اور ہر علم وحال کی حقیقت کو پہنچ جانا۔ اوسی میں تقریر مذکور وتفصیل دقائق فرد کے بعد ہو
بعد ذلک کل جبلت نفسہ نفسا قدسیۃ لایشغلھا شان عن شان ولا یاتی علیہ
حال من الاحوال الی التجرد الی النقطۃ الکلیۃ الا وھو خبیر بھا الان وانما
الاتی تفصیل لاجمال اور اس سب کے بعد بات یہ ہو کہ فرد کا نفس اصل خلقت میں نفس
قدسی بنایا جاتا ہو اوسے ایک بات دوسری سے مشغول نہیں کرتی (یعنی یہ نہیں ہوتا کہ ایک
دھیان میں اور طرف کا خیال نہ رہے بلکہ ہر جانب اوس کی نگاہ ایک سی رہتی ہو) اور اب سے
لیکر اوس وقت تک کہ وہ سب سے جدا ہوکر مرکز عام سے جا ملے یعنی وقت وفات تک جو کچھ حال
اوس پر آنے والا ہو اوس سب کی اسوقت اوسے خبر ہو وہ جو آئیگا اجمال کی تفصیل ہی ہوگا

امام قاضی عیاض شفا شریف میں فرماتے ہیں ھذا مع انہ صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم کان لا یکتب ولکنہ اوتی علم کل شیء حتی قد وردت آثار بمعرفتہ حروف
الخط وحسن تصویرھا کقولہ لاتمد بسم اللہ الرحمن الرحیم رواہ ابن شعبان
من طریق ابن عباس وقولہ فی الحدیث الاخر الذی یروی عن معویۃ رضی اللہ
تعالی عنہ انہ کان یکتب بین یدیہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فقال لہ الق الدواۃ
وحرف القلم واقم الباء وفرق السین ولا تعور المیم وحسن اللہ ومد الرحمن
وجود الرحیم یعنی حالانکہ نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لکھتے نہ تھے مگر حضور کو ہر چیز کا علم
عطا ہوا تھا یہاں تک کہ بیشک حدیثیں آئی ہیں کہ حضور کتابت کے حروف پہچانتے تھے اور یہ کہ
کس طرح لکھے جائیں تو خوبصورت ہوں گے جیسے ایک حدیث ابن شعبان نے عبد اللہ بن

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بسم اللہ کشش
سے نہ لکھو (سین میں دندانے ہوں نری کشش نہ ہو) دوسری حدیث (مسند الفردوس میں) امیر
معویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہوئی کہ یہ حضور کے سامنے لکھ رہے تھے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے انسے فرمایا کہ دوات میں صوف ڈالو اور قلم پر ترچھا قط دو اور بسم اللہ کی ب کھڑی
لکھو اور س کے دندانے جدا رکھو اور م کو اندھا نہ کردو (اوسکے چشمے کی سپیدی کھلی رہے)
اور لفظ اللہ خوبصورت لکھو اور لفظ رحمن میں کشش ہو یا رحمن یا رحمن یا رحمن
(۷۳) یا رحمن یا رحمن یا رحمن اور لفظ رحیم اچھا لکھو امام شعرانی
(۷۴) قدس سرہ کتاب الجواہر والدرر نیز کتاب درة الغواص میں سیدی علی خواص رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے ناقل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم هو الاول والآخر والظاهر والباطن
قد ولج حين اسرى به عالم الاسماء اولها مركز الارض واخرها السماء الدنيا فجميع
احكامها وتعلقاتها ثم ولج البرزخ الى انتهائه وهو السماء السابعة ثم ولج عالم
العرش الى مالا نهاية وانفتح فى برزخيته صور العوالم الالهية والكونية اھ
ملتقطا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی اول و آخر ظاہر و باطن ہیں وہ شب معراج مرکز زمین سے
آسمان تک تشریف لیگئے اور اس عالم کے جملہ احکام و تعلقات جان لیے پھر آسمان سے عرش اور
عرش سے لاانتہا تک اور حضور کے برزخ میں تمام عالم علوی و سفلی کی صورتیں منکشف ہوگئیں
(۷۵) تفسیر کبیر زیر آیۂ کریمہ وكذلك نرى ابرهيم ملكوت السموت والارض فرمایا الاطلاع
على آثار حكمة الله تعالى فى كل واحد من مخلوقات هذا العالم بحسب اجناسها و
انواعها واصنافها واشخاصها واجزائها مما لا يحصل الا للاكابر من الانبياء عليهم
الصلاة والسلام ولهذا المعنى كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يقول فى دعائه

اللهم ارنا الاشياء كما هى اس عالم کی تمام جنسوں اور نوعوں اور صنفوں اور شخصوں اور
بدنوں ہر ہر مخلوق میں حکمت الٰہیہ کے آثار پر اوسکے اکابر کو اطلاع ہوئی جو انبیاء میں علیہم الصلاۃ

والسلام اسی لیے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ الٰہی ہمکو تمام چیزیں جیسی وہ ہیں دکھا دے اھ اقول یہاں مقصود استقدر ہے کہ ان امام اہلسنت کے نزدیک انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام اس عالم کے تمام مخلوقات کے ایک ایک ذرہ کی جنس نوع صنف شخص جسم اور ان سب میں اللہ کی حکمتیں بالتفصیل جانتے ہیں وہابیہ کے نزدیک کافر ومشرک ہونے کو یہی بہت ہے بلکہ اُن کے نزدیک امام ممدوح کو کافر مشرک سے بھی بہت بڑھکر کہنا چاہیے گنگوہی صاحب نے صرف اتنی بات کو کہ دنیا میں جہاں کہیں مجلس میلاد مبارک ہو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اطلاع ہوجانے زمین کا علم محیط مانا اور صاف حکم شرک جڑ دیا کہ شرک نہیں تو کونسا حصہ ایمان کا ہے تو امام کہ صرف زمین ور کنار زمین وآسمان وعرش وفرش وتمام عالم کے جملہ اجناس وانواع واصناف واشخاص واجرام کو نہ صرف حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلکہ اور انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کا بھی علم محیط مانتے ہیں۔ گنگوہی دھرم میں انکا تو کوئی لاکھ وجہ ڈبل کافر ہونا چاہیے والعیاذ باللہ تعالیٰ وہ نہ اصل بات یہ ہے کہ اصالۃً علوم غیب کا ملنا انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کے ساتھ خاص ہے اور اُنکے عطا و نیابت سے اون کے خدام اکابر اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بھی ایک ایک ذرہ عالم کا تفصیلی علم عطا ہونا ہرگز ممنوع نہیں بلکہ بتصریح اولیا واقع ہے جیسا کہ عنقریب آتا ہے ولہٰذا یہی مضمون شریف تفسیر نیشاپوری میں باین عبارت ہے (۷۶) الاطلاع علی تفاصیل آثار حکمۃ اللہ تعالیٰ فی کل احد من مخلوقات ھذہ العوالم بحسب اجناسھا وانواعھا واصنافھا واشخاصھا وعوارضھا ولواحقھا کما ھی لاتحصل الا لاکابر الانبیاء ولھذا قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارنی الاشیاء کما ھی اسمیں آثار حکمۃ اللہ کے ساتھ تفاصیل زائد ہے اور ھذا العالم کی جگہ ھذہ العوالم ہے کہ نظر تفصیلی پر زیادہ دلالت کرے اور اجناس وانواع واصناف واشخاص کے ساتھ عوارض ولواحق بھی مذکور ہے کہ احاطہ جملہ جواہر واعراض میں صریح تر ہو اگرچہ اجناس عالم میں عوارض بھی داخل تھے پھر اون کے ساتھ کما ھی کا لفظ اور زیادہ ہے کہ نعت علم غیر مشوب (۷۷) بخلاف الواقع کی تاکید ہو۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ امین نیز نیشاپوری زیر آیہ کریمہ

وجئنا بک علی ہؤلاء شہیدا فرمایا لان روحہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شاہد علی جمیع الارواح والقلوب والنفوس لقولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اول ما خلق اللہ روحی یہ جو رب عزوجل نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا کہ ہم تمھیں ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے اسکی وجہ یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روح انور تمام جہان میں ہر ایک کی روح ہر ایک کے دل ہر ایک کے نفس کا شاہدہ فرماتی ہے (کوئی روح کوئی دل کوئی نفس انکی نظر کریم سے اوجھل نہیں جب تو سب پر گواہ بنا کر لائے جائیں گے کہ شاہد کو شاہدہ ضرور ہے) اس لیے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میری روح کریم کو پیدا کیا (تو عالم میں جو کچھ ہوا سب حضور کے سامنے ہی ہوا) حافظ الحدیث سیدی احمد سجلماسی قدس سرہ اپنے شیخ کریم حضرت سیدی عبد العزیز بن مسعود دباغ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کتاب مستطاب ابریز میں روایت فرماتے ہیں کہ انھوں نے کریمہ وعلم آدم الاسماء کلہا کے متعلق فرمایا المراد بالاسماء الاسماء العالیۃ لا الاسماء النازلۃ فان کل مخلوق لہ اسم عال واسم نازل فالاسم النازل ہو الذی یشعر بالمسمی فی الجملۃ والاسم العالی ہو الذی یشعر باصل المسمی ومن ای شئ ہو وبفائدۃ المسمی ولای شئ یصلح الفاس من سائر ما یستعمل فیہ وکیفیۃ صنعۃ الحداد لہ فیعلم من مجرد سماع لفظہ ہذہ العلوم والمعارف المتعلقۃ بالفاس وہکذا کل مخلوق والمراد بقولہ تعالیٰ الاسماء کلہا الاسماء التی یطیقہا آدم ویحتاج الیہا سائر البشر ولہم بہا تعلق وہی من کل مخلوق تحت العرش الی ما تحت الارض فیدخل فی ذلک الجنۃ والنار والسموٰت السبع وما فیہن وما بینہن وما بین السماء والارض وما فی الارض من البراری والقفار والاودیۃ والبحار والاشجار فکل مخلوق فی ذلک ناطق او جامد الا وآدم یعرف من اسمہ تلک الامور الثلثۃ اصلہ وفائدتہ وکیفیۃ ترتیبہ ووضع شکلہ فیعلم من اسم الجنۃ من ای شئ خلقت ولای شئ خلقت وترتیب مراتبہا الخ

دیکھو روح حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر جگہ حاضر و ناظر ہے (۶۸)

ما فیہا من الحور وعدد من یسکنہا بعد البعث ویعلم من لفظ النار مثل ذلک ویعلم من لفظ السماء مثل ذلک ولای شئ کانت الاولی فی محلہا والثانیۃ وہکذا فی کل سماء ویعلم من لفظ الملئکۃ من ای شئ خلقوا ولای شئ خلقوا وکیفیۃ خلقہم وترتیب مراتبہم وبای شئ استحق ہذا الملک ہذا المقام واستحق غیرہ مقاما اخر وہکذا فی کل ملک حتی فی العرش الی ما تحت الارض فہذہ علوم ادم واولادہ من الانبیاء علیہم الصلاۃ والسلام والاولیاء الکمل رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین وانما خص ادم بالذکر لانہ اول من علم ہذہ العلوم ومن علمہا من اولادہ فانما علمہا بعدہ ولیس المراد انہ لا یعلمہا الا ادم وانما خصصناہا بما یحتاج الیہ وذریتہ وبما یطیقونہ لئلا یلزم من عدم التخصیص الاحاطۃ بمعلومات اللہ تعالی وفرق بین علم النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بہذہ العلوم وبین علم ادم وغیرہ من الانبیاء علیہم الصلاۃ والسلام فانہم اذا توجہوا الیہا یحصل لہم شبہ منام من مشاہدۃ الحق سبحنہ وتعالی واذا توجہوا نحو مشاہدۃ الحق سبحنہ وتعالی حصل لہم شبہ النوم عن ہذہ العلوم ونبینا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لقوتہ لا یشغلہ ہذا عن ہذا فہو اذا توجہ نحو الحق سبحنہ وتعالی حصلت لہ المشاہدۃ التامۃ وحصل لہ مع ذلک مشاہدۃ ہذہ العلوم وغیرہا مما لا یطاق واذا توجہ نحو ہذہ العلوم حصلت لہ مع حصول ہذہ المشاہدۃ فی الحق سبحنہ وتعالی فلا تحجبہ مشاہدۃ الحق عن مشاہدۃ الخلق ولا مشاہدۃ الخلق عن مشاہدۃ الحق سبحنہ وتعالی

اس کلام نورانی واعلام ربانی ایمان افروز کفران سوز کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر چیز کے دو نام ہیں علوی و سفلی۔ سفلی نام تو صرف مسمے سے ایک گونہ آگاہی دیتا ہے اور علوی سنتے ہی یہ معلوم ہوتا ہے کہ مسمے کی حقیقت و ماہیت کیا ہے اور کیونکر پیدا ہوا اور کاہے کو بنا اور کس لیے بنا آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو تمام اشیا کے یہ علوی نام تعلیم فرمائے گئے جس سے اونھوں نے حسب طاقت و حاجت

بشری تمام اشیا جان لیں اور یہ زیر عرش سے زیر فرش تک کی تمام چیزیں ہیں جس میں جنت

و دونہ خود ہفت آسمان اور جو کچھ اونمیں ہو اور جو کچھ اون کے درمیان ہو اور جو کچھ آسمان وزمین کے
درمیان ہو اور جنگل اور صحرا اور نالے اور دریا اور درخت وغیرہ جو کچھ زمین میں ہے غرض یہ تمام مخلوقات
ناطق وغیر ناطق ان کے صرف نام سننے سے آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو معلوم ہو گیا کہ عرش سے
فرش تک ہر شئ کی حقیقت یہ ہو اور فائدہ یہ ہو اور اس ترتیب سے ہو اس محل پر ہو جنت کا نام سنتے
ہی اونھوں نے جان لیا کہ کہاں سے بنی اور کس لیے بنی اور اُسکے مرتبوں کی ترتیب کیا ہو اور
جسقدر اوسمیں حوریں ہیں اور قیامت کے بعد جتنے لوگ اوسمیں جائینگے اسی طرح نار یوہیں آسمان اور
یہ کہ پہلا آسمان وہاں کیوں ہوا اور وہ دوسرا دوسری جگہ کیوں ہوا اسی طرح ملک کا لفظ سننے سے
اونھوں نے جان لیا کہ کاہے سے بنے اور کس لیے بنے اور کیونکر بنے اور اُنکے مرتبوں کی ترتیب
کیا ہو اور کس لیے یہ فرشتہ اس مقام کا مستحق ہوا اور وہ دوسرا دوسرے کا اسی طرح عرش سے
زیر زمین تک ہر فرشتہ کا حال اور یہ تمام علوم صرف آدم علیہ الصلاۃ والسلام ہی کو نہیں بلکہ ہر
نبی اور ہر کامل ولی کو عطا ہوتے ہیں علیہم الصلاۃ والسلام آدم کا نام خاص اس لیے لیا کہ انکو
یہ علوم پہلے ملے پھر فرمایا کہ اور ہمنے بقدر طاقت وحاجت کی قید لگا کر صرف عرش تا فرش کی تمام اشیا
کا احاطہ اس لیے رکھا کہ جملہ معلومات الٰہیہ کا احاطہ نہ لازم آئے اور ان علوم میں ہمارے نبی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم و دیگر انبیا علیہم الصلاۃ والسلام میں یہ فرق ہو کہ اور جب ان علوم کی طرف متوجہ ہوتے
ہیں تو اُنکو مشاہدۂ حضرت عزت عز جلالہ سے ایک گونہ غفلت سی ہو جاتی ہو اور جب مشاہدۂ حق
کی طرف توجہ فرمائیں تو ان علوم کی طرف سے ایک نیند سی آجاتی ہو مگر ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کو اون کی کمال قوت کے سبب ایک علم دوسرے سے مشغول نہیں کرتا وہ عین مشاہدۂ حق
کے وقت اون تمام علوم اور ان کے سوا اور علموں کو جانتے ہیں جن کی طاقت کسی ذرہ نہیں
اور ان علوم کی طرف عین توجہ میں مشاہدۂ حق فرماتے ہیں اونکو نہ مشاہدۂ حق مشاہدۂ خلق سے
پردہ ہو نہ مشاہدۂ خلق مشاہدۂ حق سے باکی وبلندی اُسے جس نے اونکو یہ علوم اور یہ قوتیں بخشیں
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیوں وہابیو کچھ دم۔ ان ہاں تقویت الایمان وبراہین قاطعہ کی

شرک والی لیکڑ ووڑیو شرک کی تسبیح بھانیو کل قیامت کو کھل جائے گا کہ مشرک کافر مرتد خاسر
کون تھا سیعلمون غدا من الکذاب الاشر اشر بھی دو قسم کے ہوتے ہیں اشر قولی کہ
زبان سے بک بک کرے اور اشر فعلی کہ زبان سے چپ اور خباثت سے باز نہ آئے وہابیہ اشر
قولی و اشر فعلی دونوں ہیں قاتلھم اللہ انی یؤفکون حضرت سیدی عبد العزیز قدسنا اللہ بسرہ
العزیز اجلۂ اکابر اولیائے عظام و اعاظم سادات کرام سے ہیں بدلگام وہابیہ سے کچھ تعجب نہیں
کہ اون کی شان کریم میں حسب عادت لئیم گستاخی و زبان درازی کریں لہٰذا مناسب کہ اس
پاک مبارک لاڈلے بیٹے کی تائید میں اسکے مہربان باپ مسلمانوں کے مولے اسد واحد قہار کے غالب
سیدنا امیر المومنین مولی علی مشکلکشا حاجت روا کافرکش مومن پناہ کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم کے
بعض ارشادات ذکر کروں کہ سگان زرد کے بادر شغال اوس اسد ذو الجلال کی بو سونگھ کر بھاگیں
اور شرک بکنے والے منہ میں قہر کے پتھر ہوں اور پتھروں سے آگیں ابن النجار ابو المعتمر (۷۹)
مسلم بن اوس و جاریہ بن قدامہ سعدی سے راوی کہ امیر المومنین ابو الائمۃ الطاہرین سیدنا
علی کرم اللہ تعالی وجہہ نے فرمایا سلونی قبل ان تفقدونی فانی لا اسأل عن شئ دون العرش
الا اخبرت عنہ مجھ سے سوال کرو قبل اسکے کہ مجھے نہ پاؤ کہ عرش کے نیچے جس کسی چیز کو مجھ سے پوچھا
جائے میں بتادونگا عرش کے نیچے کرسی ہفت آسمان ہفت زمین اور آسمان و زمینوں کے درمیان
جو کچھ ہے تحت الثری تک سب داخل ہے مولی علی فرماتے ہیں کہ اس سبکو میرا علم محیط ہے ان میں جو شئے
مجھ سے پوچھو میں بتادونگا رضی اللہ تعالی عنہ امام ابن الانباری کتاب المصاحف میں اور (۸۰)
امام ابو عمر بن عبد البر کتاب العلم میں ابو الطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ تعالی عنہما سے راوی قال
شہدت علی بن ابی طالب یخطب فقال فی خطبتہ سلونی فواللہ لا تسألونی عن شئ یکون
الی یوم القیمۃ الا حدثتکم بہ میں مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ کے خطبہ میں حاضر تھا امیر المومنین
نے خطبہ میں ارشاد فرمایا مجھ سے دریافت کرو کہ خدا کی قسم قیامت تک جو چیز ہونے والی ہے مجھ سے جو کچھ
پوچھو میں بتادونگا امیر المومنین فرماتے ہیں میرا علم قیامت تک کی تمام کائنات کو حاوی ہے یہ دو

ہوئی وہابیت کی جان زار اور مولی علی کی ذو الفقار۔ وہابیو منہ سے پھوٹو مولی علی کو مسلمان جانتے ہو یا کیا

محدثین امام جلیل جلال الملۃ والدین سیوطی نے جامع کبیر میں ذکر فرمائیں ابن قتیبہ پھر ابن خلکان (۸۱و۸۲)
پھر امام دمیری پھر علامہ زرقانی شرح مواہب لدنیہ میں فرماتے ہیں الجفر جلد کتبہ (۸۳و۸۴)
جعفر الصادق کتب فیہ لآل البیت کل ما یحتاجون الی علمہ وکل ما یکون الی یوم القیمۃ
جفر ایک جلد ہے کہ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھی اور اوس میں اہلبیت کرام کے لیے جس چیز
کے علم کی اونھیں حاجت پڑے اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے سب تحریر فرمادیا علامہ سید (۸۵)
شریف رحمہ اللہ تعالیٰ شرح مواقف میں فرماتے ہیں الجفر والجامعۃ کتابان لعلی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ قد ذکر فیہما علی طریقۃ علم الحروف الحوادث التی تحدث الی انقراض العالم
وکانت الائمۃ المعروفون من اولادہ یعرفونہما ویحکمون بہما وفی کتاب قبول العہد
الذی کتبہ علی بن موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما الی المامون انک قد عرفت من حقوقنا
مالم یعرفہ اباؤک فقبلت منک عہدک الا ان الجفر والجامعۃ یدلان علی انہ لایتم
ولمشائخ المغاربۃ نصیب من علم الحروف ینتسبون فیہ الی اھل البیت ورأیت
انا بالشام نظما اشیر فیہ بالرموز الی احوال ملوک مصر وسمعت انہ مستخرج من
ذینک الکتابین یعنی جفر وجامعہ امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی دو کتابیں ہیں بیشک
امیر المؤمنین نے اون دونوں میں علم الحروف کی روش پر ختم دنیا تک کے جتنے وقائع ہونے والے
ہیں سب ذکر فرمادیے ہیں اور انکی اولاد امجاد سے ائمہ مشہورین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اون کتابوں کے
رموز پہچانتے اور ان سے احکام لگاتے تھے اور مامون رشید نے جب حضرت امام علی رضا ابن امام موسیٰ کاظم
رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اپنے بعد ولی عہد کیا اور خلافت نامہ لکھدیا امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسکے قبول
میں فرمان بنام مامون رشید تحریر فرمایا اوسمیں ارشاد فرماتے ہیں کہ تمنے ہمارے حق پہچانے جو تمہارے
باپ دادا نے نہ پہچانے اس لیے میں تمہاری ولی عہدی قبول کرتا ہوں مگر جفر وجامعہ بتارہی ہیں
کہ یہ کام پورا نہوگا (چنانچہ ایسا ہی ہوا اور امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مامون رشید کی زندگی ہی میں
شہادت پائی) اور مشائخ مغرب اس علم سے حصہ اور اس میں اہلبیت کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

وہابیوں پر اہلبیت کا قہر۔ اگر وہابی مسلمان ہیں تو ائمہ اہلبیت اور انکے خدام علمائے اسلام معاذ اللہ سب کافر ٹھہرتے ہیں



اپنے انتساب کا سلسلہ رکھتے ہیں آور میں نے ملک شام میں ایک نظم دیکھی جس میں شلبہ بن مصر کے احوال
کی طرف رمزوں میں اشارہ کیا ہے میں نے سنا کہ وہ احکام انھیں دونوں کتابوں سے نکالے ہیں اس کی
آتی علم علوی تغیر بلند مبارک کی بحث اور اسکے حکم شرعی کی جلیل تحقیق بحمد اللہ تعالی فقیر کے رسالہ
تجلی العروس و مراد النفوس میں شائع ہوا و سکے غیر میں نہ ملیگی حضور پر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ (۸۶)
تعالی عنہ فرماتے وعزۃ ربی ان السعداء والاشقیاء لیعرضون علی عینی فی اللوح المحفوظ
عزت الٰہی کی قسم بیشک سب سعید و شقی میرے سامنے پیش کیے جاتے ہیں میری آنکھ لوح محفوظ
میں ہے اور فرماتے رضی اللہ تعالی عنہ لولا لجام الشریعۃ علی لسانی لاخبرتکم بما تاکلون وما (۸۷)
تدخرون فی بیوتکم انتم بین یدی کالقواریر اری ما فی بواطنکم وظواھرکم اگر میری
زبان پر شریعت کی روک نہ ہوتی تو میں تمھیں خبر دیدیتا جو کچھ تم کھاتے اور جو کچھ اپنے گھروں میں اندوختہ
کرکے رکھتے ہو تم میرے سامنے شیشے کی مانند ہو میں تمھارا ظاہر و باطن سب دیکھ رہا ہوں اور
فرماتے رضی اللہ تعالی عنہ قلبی مطلع علی اسرار الخلیقۃ ناظر الی وجوہ القلوب قد (۸۸)
صفاہ الحق عن دنس رؤیۃ سواہ حتی صار لوحا ینقل الیہ ما فی اللوح المحفوظ
وسلم اللّٰہ ازمۃ امور اھل زمانہ وصرفہ فی عطائھم ومنعھم میرا دل اسرار
مخلوقات پر مطلع ہے سب دلوں کو دیکھ رہا ہے اللہ تعالی نے اوسے رؤیت ما سواکے میل سے صاف
کردیا کہ ایک لوح ہوگیا جس کی طرف وہ منتقل ہوتا ہے جو لوح محفوظ میں لکھا ہے اللہ تعالی نے
تمام اہل زمانہ کے کاموں کی باگیں اسے سپرد فرمادیں اور اجازت فرمائی کہ جسے چاہیں عطا کریں
جسے چاہیں منع فرمادیں والحمد للہ رب العلمین یہ اور انکے مثل اور کلمات قدسیہ اجلہ اکابر ائمہ
مثل امام اوحد سیدی نور الحق والدین ابو الحسن علی شطنوفی صاحب کتاب مستطاب بہجۃ الاسرار (۸۹)
وامام اجل سیدی عبد اللہ بن اسعد یافعی شافعی صاحب خلاصۃ المفاخر وغیرہما نے حضور سے (۹۰)
باسانید صحیحہ روایت فرمائے اور علی قاری وغیرہ علمائے نزہۃ الخاطر وغیرہا کتب مناقب شریفہ (۹۱)
میں ذکر کیے عارف کبیر احد الاقطاب الاربعۃ سیدنا حضرت سید احمد رفاعی رضی اللہ تعالی عنہ

تربیات کاملہ عبارہ میں فرماتے ہیں اطلعہ علی غیبہ حتی لا تنبت شجرۃ ولا تخضر ورقۃ
الا بنظرہ اللہ تعالیٰ اُسے اپنے غیب پر مطلع کرتا ہے یہاں تک کہ کوئی پیڑ نہیں اوگتا اور کوئی پتا
نہیں ہرا ہوتا مگر اوسکی نظر کے سامنے عارف باللہ حضرت سیدی رسلان دمشقی رضی اللہ تعالیٰ (۹۳)
عنہ فرماتے ہیں العارف من جعل اللہ تعالیٰ فی قلبہ لوحا منقوشا باسرار الموجودات
وامدادہ بانوار حق الیقین یدرک حقائق تلک السطور علی اختلاف اطوارھا
ویدرک اسرار الافعال فلا تتحرک حرکۃ ظاہرۃ ولا باطنۃ فی الملک
والملکوت الا ویکشف اللہ تعالیٰ لہ عن بصیرۃ ایمانہ وعین عیانہ فیشھدھا
علما وکشفا عارف وہ ہے جس کے دل میں اللہ تعالیٰ نے ایک لوح رکھی ہو کہ جملہ اسرار موجودات
اوس میں منقوش ہیں اور حق الیقین کے نوروں سے اُسے مدد دی کہ وہ اون لکھی ہوئی چیزوں
کی حقیقتیں خوب جانتا ہے باآنکہ اون کے طور کس قدر مختلف ہیں اور افعال کے راز جانتا ہے
تو ظاہری یا باطنی کوئی جنبش ملک یا ملکوت میں واقع نہیں ہوتی مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اُسکے ایمان
کی نگاہ اور اُسکے معاینہ کی آنکھ کھول دیتا ہے تو عارف اوسے دیکھتا ہے اور اپنے علم وکشف سے
جانتا ہے یہ دونوں کلام کریم سیدی امام عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی نے طبقات (۹۴)
کبرے میں نقل فرمائے سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کے امام حضرت عزیزان رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۹۵)
فرمایا کرتے زمین نظر ایں طائفہ چوں سفرہ ایست حضرت خواجہ بہاء الحق والدین نقشبند (۹۶)
رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کلام پاک نقل کرکے فرماتے وما می گوئیم چوں روئے ناخنی ست ہیچ چیز از نظر
ایشاں غائب نیست گنگوہی صاحب اب اپنے شیطانی شرک ہا ورن کی خبر لیجیے یہ دونوں ارشاد
مبارک حضرت مولانا جامی قدس سرہ السامی نے نفحات الانس شریف میں ذکر کیے امام (۹۷)
اجل سیدی علی وفا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں لیس الرجل من یقیدہ العرش وما حواہ (۹۸)
من الافلاک والجنۃ والنار وانما الرجل من نفذ بصرہ الی خارج ھذا الوجود
کلہ وھناک یعرف قدر عظمۃ موجدہ سبحنہ وتعالیٰ مرد وہ نہیں جسے عرش اور جو

اوس کے احاطہ میں ہو آسمان و جنت و نار یہی چیزیں محدود و مقید کرلیں مرد وہ ہے جس کی نگاہ اس تمام
عالم کے پار گزر جائے وہاں اوسے موجد عالم سبحنہ و تعالے کی عظمت کی قدر کھلے گی یہ پاکیزہ کلام
کتاب الیواقیت والجواہر فی عقائد الاکابر میں نقل فرمایا ابریز شریف میں ہے سمعتہ (۹۹ و ۱۰۰)
رضی اللہ تعالے عنہ احیانا یقول ما السموات السبع والارضون السبع فی نظر
العبد المومن الا کحلقۃ ملقاۃ فی فلاۃ من الارض یعنی میں نے حضرت سید رضی اللہ
تعالے عنہ سے بارہا سنا کہ فرماتے ساتوں آسمان ساتوں زمینیں مومن کامل کی وسعت نگاہ میں
ایسی ہیں جیسے ایک میدان لق و دق میں ایک چھلا پڑا ہو امام شعرانی کتاب الجواہر میں (۱۰۱)
سیدی علی خواص رضی اللہ تعالے عنہ سے راوی الکامل قلبہ مرآۃ الوجود العلوی والسفلی
کلہ علی التفصیل کامل کا دل تمام عالم علوی و سفلی کا بروجہ تفصیل آئینہ ہے امام رازی (۱۰۲)
تفسیر کبیر میں رد معتزلہ کے لیے حقیت کرامات اولیا پر دلائل قائم کرنے میں فرماتے ہیں الحجۃ
السادسۃ لا شک ان المتولی للافعال ھو الروح لا البدن ولھذا نری ان کل
من کان اکثر علما باحوال عالم الغیب کان اقوی قلبا ولھذا قال علی کرم اللہ تعالے
وجہہ واللہ ما قلعت باب خیبر بقوۃ جسدانیۃ ولکن بقوۃ ربانیۃ وکذلک
العبد اذا واظب علی الطاعات بلغ الی المقام الذی یقول اللہ تعالی کنت لہ سمعا وبصرا فاذا صار نور جلال اللہ تعالی
سمعا لہ سمع القریب والبعید واذا صار ذلک النور بصرا لہ رای القریب والبعید
واذا صار ذلک النور یدا لہ قدر علی التصرف فی الصعب والسہل والبعید
والقریب یعنی اہل سنت کی چھٹی دلیل یہ ہے کہ بلاشبہ افعال کی متولی تو روح ہے نہ بدن
اسی لیے ہم دیکھتے ہیں کہ جسے احوال عالم غیب کا علم زیادہ ہے اوسکا دل زیادہ زبردست ہوتا ہے
ولہذا مولی علی نے فرمایا خدا کی قسم میں نے خیبر کا دروازہ جسم کی قوت سے نہ اکھیڑا بلکہ
ربانی طاقت سے اسیطرح بندہ جب ہمیشہ طاعت میں لگا رہتا ہے تو اس مقام تک پہنچتا ہے
جسکی نسبت رب عزوجل فرماتا ہے کہ وہاں میں خود اسکے کان آنکھ ہو جاتا ہوں تو جب جلال

الٰہی کا نور اُسکا کان ہوجاتا ہے بندہ نزدیک و دور سب سنتا ہے اور جب وہ نور اُسکی آنکھ ہوجاتا ہے بندہ نزدیک و دور سب دیکھتا ہے اور جب وہ نور اُسکا ہاتھ ہوجاتا ہے بندہ سہل و دشوار و نزدیک و دور میں تصرف کرتا ہے۔

(۱۰۳) حضرت مولوی معنوی قدس سرہ الاعلیٰ دفتر ثالث مثنوی شریف میں سورۂ و عقاب کی حدیث مستطاب میں فرماتے ہیں حضور پُرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

	دل دراں لحظہ بخود مشغول بود	۔	گرچہ ہر غیبے خدا مارا نمود	

(۱۰۴) مولٰنا بحر العلوم ملک العلما قدس سرہ شرح میں فرماتے ہیں محمد رضا گفت اے فکر تن خاست دراز جہت استغراق بعضے مغیبات بر انبیا مستور شوند انتہی معنی بیت ایں چنیں ست کہ دل بخود مشغول بود کہ دل نفس دل را مشاہدہ میکرد و ذات با احدیت جمیع اسما در دل ست پس بسبب استغراق دریں شاہد توجہ بسوئے اکوان نبود پس بعض اکوان مغفول عنہ ماند و ایں وجہ است

(۱۰۵) امام قرطبی شارح صحیح مسلم پھر امام عینی بدر محمود پھر امام احمد قسطلانی شرح صحیح بخاری پھر علامہ علی قاری مرقاۃ شرح مشکوۃ حدیث خمس لا یعلمھن الا اللہ کی شرح میں فرماتے ہیں فمن ادعی علم شئی منہا غیر مسند الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان کاذبا فی دعواہ یعنی تو جو کوئی قیامت وغیرہ خمس میں سے کسی شے کے علم کا ادعا کرے اور اُسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نسبت نہ کرے کہ حضور کے بتائے سے مجھے یہ علم آیا وہ اپنے دعوے میں جھوٹا ہے۔ صاف معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان پانچوں غیبوں کو جانتے ہیں اور اس میں سے جو چاہیں اپنے جس غلام کو چاہیں بتا سکتے ہیں جب تو حضور کی تعلیم سے ان کے علم کا دعویٰ کرنے سے اُسکی تکذیب ہوگی

(۱۰۶) روض النضیر شرح جامع صغیر میں امام اجل جلال الملۃ والدین سیوطی سے اس حدیث کے متعلق ہے اما قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الا ھو فمفسر بانہ لا یعلمھا احد بذاتہ ومن ذاتہ الا ھو لکن قد تعلم باعلام اللہ تعالیٰ فان ثم من یعلمھا وقد وجدنا ذلک لغیر واحد کما رأینا جماعۃ علموا متی یموتون وعلموا ما فی الارحام حال حمل المرأۃ وقبلہ۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ جو فرمایا کہ ان پانچوں غیبوں کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اسکے

یہ معنی ہیں کہ بذاتِ خود اپنی ذات سے انھیں اللہ ہی جانتا ہو مگر خدا کے بتانے سے کبھی اوروں کو بھی ان کا
علم ملتا ہو بیشک ایسے موجود ہیں جو ان غیبوں کو جانتے ہیں اور ہم نے متعدد اشخاص ان کے جاننے والے
پائے ایک جماعت کو ہم نے دیکھا کہ انھیں معلوم تھا کب مریں گے اور انھوں نے عورت کے حمل کے
(۱۱۰) زمانہ میں بلکہ حمل سے بھی پہلے جان لیا کہ پیٹ میں کیا ہے شیخ محقق قدس سرہ لمعات شرح مشکوٰۃ
میں اسی حدیث کے تحت میں فرماتے ہیں المراد لا تعلم بدون تعلیم اللہ تعالٰی مراد یہ ہے کہ قیامت
(۱۱۱) وغیرہ غیب بے خدا کے بتائے معلوم نہیں ہوتے علامہ ابراہیم بیجوری شرح بردہ شریف میں
فرماتے ہیں لم یخرج صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم من الدنیا الا بعد ان اعلمہ اللہ تعالٰی بھذہ
الامور ای الخمسۃ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم دنیا سے تشریف نہ لے گئے مگر بعد اس کے کہ اللہ
(۱۱۲) تعالٰی نے حضور کو ان پانچوں غیبوں کا علم دیا بلکہ علامہ شنوانی نے جمع النہایہ میں اسے بطور حدیث
بیان کیا کہ قد ورد ان اللہ تعالٰی لم یخرج النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حتی اطلعہ علی
کل شئ بیشک وارد ہوا کہ اللہ تعالٰی نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو دنیا سے نہ لیگیا جب تک حضور
(۱۱۳) کو تمام اشیا کا علم عطا نہ فرما دیا حافظ الحدیث سیدی احمد مالکی غوث الزماں سید شریف عبد العزیز
مسعود حسنی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی ہو صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لا یخفی علیہ شئ من
الخمس المذکورۃ فی الآیۃ الشریفۃ وکیف یخفی علیہ ذلک والاقطاب السبعۃ
من امتہ الشریفۃ یعلمونہا وھم دون الغوث فکیف بالغوث فکیف بسید
الاولین والآخرین الذی ھو سبب کل شئ ومنہ کل شئ یعنی قیامت کب آئیگی
مینہ کب اور کہاں اور کتنا برسے گا مادہ کے پیٹ میں کیا ہے کل کیا ہو گا فلاں کہاں مریگا یہ پانچ
غیب جو آیۂ کریمہ میں مذکور ہیں ان میں سے کوئی چیز رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر مخفی نہیں
اور کیونکر یہ چیزیں حضور سے پوشیدہ رہیں حالانکہ حضور کی امت سے ساتوں قطب انکو جانتے ہیں اور
ان کا مرتبہ غوث کے نیچے ہے پھر غوث کا کیا کہنا پھر انکا کیا پوچھنا جو سب اگلوں پچھلوں سارے جہان
(۱۱۴) کے سردار اور ہر چیز کے سبب ہیں ہر شی انھیں سے ہے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تیرا بریز خرچ

میں فرمایا قلت للشیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان علماء الظاہر من المحدثین وغیرہم اختلفوا
فی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ھل کان یعلم الخمس فقال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیف یخفی
امر الخمس علیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والواحد من اھل التصرف من امتہ الشریفۃ
لا یمکنہ التصرف الا بمعرفۃ ھذہ الخمس یعنی میں نے حضرت شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
عرض کی کہ علمائے ظاہر محدثین وغیرہم مسئلہ خمس میں باہم اختلاف رکھتے ہیں علما کا ایک گروہ
کہتا ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کا علم تھا دوسرا انکار کرتا ہے اسمیں حق کیا ہے فرمایا جو نبی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کو پانچوں غیبوں کا علم مانتے ہیں وہ حق پر ہیں حضور سے یہ غیب کیونکر چھپے رہیں گے
حالانکہ حضور کی امت شریفہ میں جو اولیائے کرام اہل تصرف ہیں (کہ عالم میں تصرف فرماتے ہیں)
(۱۱۵) وہ جب تک ان پانچوں غیبوں کو جان نہ لیں تصرف نہیں کر سکتے تفسیر کبیر میں زیر آیۂ عالم الغیب
فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول فرمایا ای وقت وقوع القیٰمۃ من الغیب
الذی لا یظہرہ اللہ لاحد فان قیل فاذا حملتم ذلک علی القیٰمۃ فکیف قال الا من ارتضی
من رسول مع انہ لا یظہر ھذا الغیب لاحد قلنا بل یظہرہ عند قرب القیٰمۃ امام
نفیس تفسیر نے صاف معنی آیت یہ ٹھہرائے کہ اللہ عالم الغیب ہے وہ وقت قیامت کا علم کسی کو نہیں دیتا
(۱۱۶) سوا اپنے پسندیدہ رسولوں کے علامہ سعد الدین تفتازانی شرح مقاصد میں فرقۂ باطلہ معتزلہ
خذلہم اللہ تعالیٰ کے کرامات اولیاء سے انکار اور ان کے شبہات فاسدہ کے ذکر وابطال میں فرماتے
ہیں الخامس وھو فی الاخبار بالمغیبات قولہ تعالیٰ عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا
من ارتضی من رسول خص الرسل بالاطلاع علی الغیب فلا یطلع غیرہم وان کانوا اولیاء
الجواب ان الغیب ھھنا لیس للعموم بل مطلق او معین ھو وقت وقوع القیٰمۃ بقرینۃ
السباق ولا یبعد ان یطلع علیہ بعض الرسل من الملئکۃ او البشر فیصح الاستثناء یعنی معتزلہ
کی پانچویں دلیل خاص علم غیب کے بارہ میں ہے وہ گمراہ کہتے ہیں اولیا کو غیب کا علم نہیں ہو سکتا کہ
اللہ عزوجل فرماتا ہے غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر مسلط نہیں کرتا مگر اپنے پسندیدہ رسولوں کو

جب غیب پر اطلاع رسولوں کے ساتھ خاص ہو تو اولیا کیونکر غیب جان سکتے ہیں ائمہ اہل سنت نے
جواب دیا کہ یہاں غیب عام نہیں (جس کے یہ معنی ہوں کہ کوئی غیب رسولوں کے سوا کسی کو نہیں
بتاتا جس سے مطلقاً اولیا سے علوم غیب کی نفی ہو سکے) بلکہ یا تو مطلق ہو یعنی کچھ غیب ایسے ہیں کہ غیر
رسل کو نہیں معلوم ہوتے) یا خاص وقت وقوع قیامت مراد ہو (کہ خاص اس غیب کی اطلاع
رسولوں کے سوا اوروں کو نہیں دیتے) اور اسپر قرینہ یہ کہ اوپر کی آیت میں غیب قیامت ہی کا ذکر
ہو تو آیت سے صرف اتنا نکلا کہ بعض غیبوں یا خاص وقت قیامت کی تعیین پر اولیا کو اطلاع نہیں
ہوتی نہ یہ کہ اولیا کوئی غیب نہیں جانتے اسپر اگر شبہہ کیجے کہ اللہ تو رسولوں کو استثنا فرما رہا ہے کہ وہ ان
غیبوں پر مطلع ہوتے ہیں جنکو اور لوگ نہیں جانتے اب اگر اس سے تعیین وقت قیامت لیجے تو رسولوں
کا بھی استثنا نہ رہے گا کہ یہ تو ان کو بھی نہیں بتایا جاتا اسکا جواب یہ فرمایا کہ) ملک یا بشر سے بعض رسولوں
(۱۱۷) کو تعیین وقت قیامت کا علم ملنا کچھ بعید نہیں تو استثنا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ضرور صحیح ہے امام قسطلانی
شرح بخاری تفسیر سورۂ رعد میں فرماتے ہیں لا یعلم متی تقوم الساعۃ الا اللہ الا من ارتضی
من رسول فانہ یطلعہ علی ما یشاء من غیبہ والولی التابع لہ یاخذ عنہ کوئی غیر خدا نہیں جانتا
کہ قیامت کب قائم ہوگی سوا اس کے پسندیدہ رسولوں کے کہ انہیں اپنے جس غیب پر چاہے اطلاع
دیتا ہے (یعنی وقت قیامت کا علم بھی ان پر بند نہیں) رہے اولیا وہ رسولوں کے تابع ہیں ان سے
علم حاصل کرتے ہیں (یہاں اس خاص غیب کے علم میں بھی اولیا کے لیے راہ رکھی مگر یوں کہ اصالۃً انبیا
کو ہے اور ان کو ان سے ملتا ہے اور حق یہی ہے کہ آیۂ کریمہ غیر رسل سے علم غیوب میں اصالت کی نفی فرماتی
(۱۱۸ و ۱۱۹) ہے نہ کہ مطلق علم کی) علامہ حسن بن علی مدابغی حاشیہ فتح المبین امام ابن حجر مکی اور فاضل ابن
عطیہ فتوحات وہبیہ شرح اربعین امام نووی میں نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو علم قیامت ملنے
کے باب میں فرماتے ہیں الحق کما قال جمع ان اللہ سبحنہ وتعالی لم یقبض نبینا صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم حتی اطلعہ علی کل ما ابہمہ عنہ الا انہ امر بکتم بعض والاعلام ببعض یعنی
حق مذہب وہ ہے جو ایک جماعت علما نے فرمایا کہ اللہ عزوجل ہمارے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو دنیا سے

نے گیا یہاں تک کہ جو کچھ حضور سے مخفی رہا تھا اوس سب کا علم حضور کو عطا فرما دیا ہاں بعض علوم کی
نسبت حضور کو حکم دیا کہ کسی کو نہ بتائیں اور بعض کے بتانے کا حکم کیا علامہ عشماوی کتاب تطائب الحجا (۱۲۰)
شرح صلاۃ حضرت سیدی احمد بدوی کبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں فرماتے ہیں قیل انہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم اوتی علمہا (ای الخمس) فی آخر الامر لکنہ امر فیہا بالکتمان وھذا القیل ھو الصحیح
یعنی کہا گیا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آخر میں ان پانچوں غیبوں کا بھی علم عطا ہو گیا مگر ان کے چھپانے
کا حکم تھا اور یہی قول صحیح ہے۔

تنبیہ جلیل

سلہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۲ منہ

الحمد للہ یہ بطور نمونہ ایکسو بتیس عبارات قاہرہ ہیں جن سے وہابیت کی پوچ ذلیل عبارت نہ صرف منہدم
ہوتی بلکہ قارون اور اسکے گھر کی طرح بفضلہ تعالیٰ تحت الثریٰ پہنچی ہے اور بحمدہ تعالیٰ یہ کل سے جز ہیں ایسے
ہی صدہا نصوص جلیلہ و عظیمہ دیکھنا ہوں تو فقیر کی کتاب مالئ الجیب بعلوم الغیب و رسالہ اللؤلؤ
المکنون فی علم البشیر ما کان وما یکون ملاحظہ ہوں کہ نصوص کے دریا میں چھلکتے اور حب مصطفےٰ
کے چاند چمکتے اور تعظیم حضور کے سورج دمکتے اور نور ایمان کے تارے جھلکتے اور حق کے باغ لہکتے
اور تحقیق کے پھول مہکتے اور ہدایت کے بلبل چہکتے اور تجدیت کے کوے سسکتے اور وہابیت کے
بوم بلکتے اور مذبوح گستاخ پھڑکتے والحمد للہ رب العلمین وہابیہ خذلہم اللہ تعالیٰ ان نصوص قاہرہ
کے مقابل ادھر ادھر سے کچھ عبارات دربارۂ تخصیص غیوب نقل کر لاتے اور بغلیں بجاتے ہیں حالانکہ
یہ محض جہالت و کج فہمی بلکہ صریح مکاری اور ہٹ دھرمی ہے انصافاً وہ ہمارے ہی بیان کا دوسرا پہلو
دکھاتی ہیں فقیر گزارش کر چکا کہ مسئلہ عموم و خصوص ان اجماعات کے بعد کہ امر چہارم میں معروض ہوئے
علمائے اہلسنت کا خلافیہ ہے عامۂ اولیائے کرام و بکثرت علمائے عظام جانب تعمیم ہیں اور یہی ظاہر نصوص
قرآن عظیم و مفاد احادیث حضور پر نور علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم ہے اور بہت اہل رسوم جانب خصوص
گئے انہیں بھی شاید نرے متقشفوں کا یہ خیال ہو ورنہ ان کے لیے اس پر ایک باعث ہے جسکا بیان مع
چند نفائس نفیسہ فقیر کے رسالے انباء الحی ان کلامہ المصون تبیان لکل شئ میں مشرحاً ہے

تو ایسی عبارات سے ہمیں کیا ضرر تھا کب دعویٰ اجماع کیا تھا کہ خلاف دکھاؤ ہاں تم اپنی جہالت سے
مدعی اجماع تھے یہاں تک کہ مخالف کی تکفیر کر بیٹھے تو ہر طرح تمھیں پر قہر کی مار ہوا یجاب جزئی سے موجبہ کلیہ کا
ثبوت چاہنا جنون کا شعار ہے تم دس عبارتیں خصوص میں لاؤ ہم سو نصوص عموم میں دکھا دینگے پھر ظواہر
قرآن و حدیث و ماننا اولیائے قدیم و حدیث ہمارے ساتھ ہیں اور اسی میں ہمارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی فضیلت کی ترقی اور خود اسی بارے میں انکا رب فرما چکا کہ علمک ما لم تکن تعلم وکان
فضل اللہ علیک عظیما سکھا دیا تمھیں جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا فضل تم پر بڑا ہے جسے اللہ بڑا کہے
اُسے گھٹانے کیونکر بنی سمجھنا اگر بفرض باطل خدا کا فضل عظیم چھوٹا اور مختصر ہی ہو مگر ہمنے ظواہر قرآن و حدیث
و تصریحات صدہا ائمہ ظاہر و باطن کے اتباع سے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیادہ رفعت
شان جاہ کرامت بڑا مانا تو ہم اللہ تعالیٰ اللہ کے فضل اور اسکے حبیب کی تعظیم ہی کی اور اگر واقع میں وہ
فضل الٰہی ویسا ہی بڑا ہے اور تمنے بر خلاف ظواہر نصوص قرآن و حدیث اُسے ہلکا اور چھوٹا جانا تو تمھارا معاملہ
معکوس ہوا فای الفریقین احق بالامن خیال کرلو کونسا فریق زیادہ مستحق امن ہے۔ غرض یہاں چند
پریشان عبارات خصوص کا سُنانا محض جہل تھا سخت تر کلام تو اسمیں ہے کہ تم اقوال عموم یعنی مرقوم
بلکہ اُس سے بھی لاکھوں درجے بلکے پر حکم شرک و کفر جڑ رہے ہو گنگوہی جی کی قاطعہ براہین دیکھو صرف اتنی
بات کو کہ جہاں مجلس میلاد مبارک ہو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اطلاع ہو جائے علم محیط
زمین ٹھہرا دیا پھر اُسے خدا کا خاصہ اور ساتھ ہی اپنے معبود ابلیس کی صفت بتا کر صاف حکم شرک پھٹا دیا
اور شرک بھی کیسا جسمیں کوئی حصہ ایمان کا نہیں پھر عرش تا فرش کا علم تو زمین کے علم محیط سے کروڑہا
کروڑ درجوں بڑا ہے پھر ما کان و ما یکون کا تو کیا کہنا ہے اسی طرح اور تعمیمات کہ کلام ائمہ دین و علمائے معتمدین
میں گزریں اُنکا ماننے والا اگر معاذ اللہ ایک حصہ کافر تھا تو انکا ماننے والا تو پدموں سنکھوں کافروں کے
برابر ایک کافر ہو گا تو یہی تمھارا امام علیہ ما علیہ تقویۃ الایمان میں بتلائے الٰہی بھی غیب کی بات کا علم ماننے
کو شرک کہہ چکا پھر گنگوہی جی کا شرک تو مجالس میلاد مبارک کی اطلاع پر اُچھلا تھا ان امام جی نے ایک
جہان چیز ہی بتانے پر شرک اُگل دیا۔

اب دیکھیے کہ گنگوہی و اسمٰعیل و وہابیہ نے معاذ اللہ کن کن ائمہ و علما و محدثین و فقہا و مفسرین و متکلمین و اولیا و صحابہ و انبیا علیہم الصلاۃ والثنا کو کافر بنا دیا

انھیں کو گنیے جن کے اقوال و ارشادات اس مختصر میں گزرے

[1] شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی [2] مولٰنا ملک العلما بحر العلوم [3] علامہ شامی صاحب رد المحتار [4] ائمہ اہلسنت مصنفان عقائد [5] شیخ محقق مولٰنا عبد الحق محدث دہلوی [6] علامہ شہاب خفاجی [7] امام فخر الدین رازی [8] علامہ سید شریف جرجانی [9] علامہ سعد الدین تفتازانی [10] علی قاری مکی [11] امام ابن حجر مکی [12] علامہ محمد زرقانی [13] علامہ عبد الرؤف مناوی [14] امام احمد قسطلانی [15] امام قرطبی [16] امام بدر الدین عینی [17] امام بغوی صاحب تفسیر معالم [18] شیخ علاؤ الدین علی بغدادی صاحب تفسیر خازن [19] علامہ بیضاوی [20] علامہ نظام الدین نیشاپوری صاحب تفسیر غرائب القرآن [21] علامہ جمل شارح جلالین [22] امام ابو بکر رازی صاحب تفسیر انموذج جلیل [23] امام قاضی عیاض [24] امام زین الدین عراقی استاذ امام ابن حجر عسقلانی [25] حافظ الحدیث احمد سجلماسی [26] ابن قتیبہ [27] ابن خلکان [28] امام کمال الدین دمیری [29] علامہ ابراہیم بیجوری [30] علامہ شنوانی [31] علامہ انبی [32] علامہ ابن عطیہ [33] علامہ عشماوی [34] امام ناصر الدین سمرقندی صاحب ملتقط [35] علامہ بدر الدین محمود بن اسرائیل صاحب جامع الفصولین [36] شیخ عالم بن علا صاحب تاتارخانیہ [37] امام فقیہ صاحب فتاوی حجہ [38] امام عبد الوہاب شعرانی [39] امام یافعی [40] امام اوحد ابو الحسن شطنوفی [41] امام ابن حاج مکی [42] امام محمد صاحب مدیحہ بردہ شریف [43] حضرت مولٰنا جامی [44] حضرت مولوی معنوی [45] حضرت سید عبد العزیز دباغ [46] حضرت سیدی علی خواص [47] حضرت خواجہ بہاء الحق والدین نقشبند [48] حضرت خواجہ عزیزان رامیتنی [49] حضرت شیخ اکبر [50] حضرت سیدی علی وفا [51] حضرت سیدی سلان دمشقی [52] حضرت سیدی ابو عبد اللہ شیرازی [53] حضرت سیدی ابو سلیمان دارانی [54] حضرت قطب کبیر سید احمد رفاعی [55] حضور قطب الاقطاب سیدنا غوث اعظم [56] حضرت امام علی رضا [57] حضرت امام جعفر صادق [58] حضرات عالیہ دیگر ائمہ اطہار [59] حضرت امام مجاہد [60] حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس [61] حضور سیدنا امیر المؤمنین علی مرتضی [62] عامہ صحابہ کرام بلکہ [63] حضرت خضر بلکہ [64] حضرت موسی بلکہ [65] (خاک بدہن دشمناں) خود حضور سید الانبیا [66] بلکہ (لعنۃ اللہ علی الظالمین) خود اللہ رب العلمین ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون یہ گنتی میں تو ۶۶ ہیں اور ان میں اکثر

اہلسنت سے نقل عقائد جنکا حوالہ علامہ شامی نے دیا اور ائمہ اطہار جنکا حوالہ علامہ سید شریف نے دیا اور تمام صحابہ کرام جنکا حوالہ امام قسطلانی و علامہ زرقانی نے دیا سب خوب جماعتیں ہیں اور ہو یہ کہ جب اللہ و رسول تک نوبت ہی تو لگے پچھلے جن وانس وملک تمام مؤمنین سبھی وہابیہ کی تکفیر میں آگئے ان بیدینوں کا تماشا دیکھو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے بدگویوں کی جو تکفیر ہوئی اُسپر کیا کیا روئے ہیں کہ ہائے سارے جہان کو کافر کہدیا (گویا جہان انھیں ڈھائی نفروں سے عبارت ہے) ہائے اسلام کا دائرہ تنگ کردیا (گویا اسلام ان بیدینوں کے قافیہ کا نام ہے انکا قافیہ تنگ ہوا تو اسلام ہی کا دائرہ تنگ ہوگیا) اور خود یہ حالت کہ اشقیاء علما کو چھوڑیں نہ اولیا کو نہ صحابہ کو نہ انبیا کو نہ مصطفےٰ کو نہ جناب کبریا کو سب پر حکم کفر لگائیں اور خود ستھرے کھرے مسلمان کے بچے بنے رہیں الا لعنۃ اللہ علی الظٰلمین ہاں ہاں وہابیو گنگوہیو دیوبندیو تھانویو دہلویو امرتسریو بات کے پکے اور قول کے سچے ہو تو آنکھیں بند کرکے منہ کھولکر صاف کہ ڈالو کہ ہاں ہاں شاہ ولی اللہ سے لیکر فقہا محدثین مفسرین متکلمین اکابر علما اکابر علما سے لیکر اولیا اولیا سے لیکر ائمہ اطہار ائمہ اطہار سے لیکر صحابہ کرام صحابہ کرام سے لیکر انبیائے عظام انبیائے عظام سے لیکر سید الانبیا سید الانبیا سے لیکر واحد قہار تک تمہارے دھرم میں سب کافر ہیں اسکی سخت ہے اسمیں کلام ہو دو چار دس بیس عبارات تخصیص دکھائے کروٹیں بدلنے کنے کترنے اُڑنے اُڑے پھرنے سے کام نہیں چلتا یہ کہنا آسان تھا کہ احمد رضا رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے علم غیب کا قائل ہوگیا اور یہ عقیدہ کفر کا ہے مگر نہ دیکھا کہ احمد رضا کی جان کن کن پاک مبارک دامنوں سے وابستہ ہے احمد رضا کا سلسلہ اعتقاد علما اولیا ائمہ صحابہ سے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے اللہ رب العلمین تک مسلسل ملا ہوا ہے والحمد للہ رب العلمین ع گرچہ خوردیم نسبتے ست بزرگ ٭ حضرت مولوی معنوی قدس سرہ پر اللہ عزوجل کی بیشمار رحمتیں کیا خوب فرمایا ہے ٭ رومی سخن کفر نگفتست ونگوید ٭ منکر مشویدش ٭ کافر شود آنکس کہ بانکار برآید مردود جہاں شد ٭ اب اپنا ہی حال سوجھو کہ تمہاری آگ کا لوکا کہاں تک پہنچا جس نے علما و اولیا و ائمہ و صحابہ وانبیا و مصطفےٰ و حضرت کبریا جل جلالہ پر معاذ اللہ وہی حکم ملعون لگادیا اور کافر شود مردود جہاں شد کا تمغا لیا

پھر کیا تمھاری یہ آگ اللہ و رسول کو ضرر پہنچائے گی حاش للہ بلکہ تمھیں کو جلائے گی اور بے توبہ مرے تو انشاء اللہ القہار ابد الآباد تک ذق انک انت الا تعز الرشید کا مزہ چکھائے گی پھر بھی ہم کہیں گے انصاف ہی کی تمام ائمہ و اولیاء و محبوبان خدا کو تم کافر کہو تو جائے شکایت نہیں انھوں نے قصور ہی ایسا کیا ہے ابلیس کی وسعت علم مانتی تمھارے کلیجے سکہ آنکھوں ٹھنڈک ہوتی براہین قاطعہ میں جس کا گیت گایا ہے انھوں نے یہ تو کیا نہیں۔ لیکر چلے وسعت علم تمھارے دشمن محمد رسول اللہ اور انکے غلاموں کی صلی اللہ تعالے علیہ و علیہم وسلم پھر اُن پر کیوں نہ یہ حکم جڑو کہ شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے یہاں تک تو پھر آسان تھی مگر ذرا خدا کی تکفیر ٹیڑھی کھیر ہوگی کاذب تو کہدیا کافر کہتے کچھ تو آنکھ جھپکے گی اور سب سے بڑھکر پتھر کے تلے دامن جناب شاہ ولی اللہ صاحب کا معاملہ ہے جسے وہابیہ کے لیے سانپ کے منھ کی چھچھوندر کہیے تو بجا ہے نہ اُگلتے بنتی ہے نہ نگلتے ڈکسکر چل بسے کہ محمد رسول اللہ تو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم اون کے غلاموں عارفوں پر ہر چیز روشن ہوتی ہے وہ ہر علم ہر حال کی حقیقت کو پہنچے ہوتے ہیں وغایتنگ جو کچھ آنے والا ہے ہر حال کی اسوقت خبر رکھتے ہیں کہاں تو وہ مجالس میلاد پر اطلاع ماننے سے گنگوہی بہادر کا حکم شرک بلکہ تمھاری اونڈھی سمجھ میں ایک ہی نکاح کی خبر ملنے سے وہ فتاوے حنفیہ کی تکفیریں اور کہاں یہ دلی اللہی بڑے بول جو کھال لگی رکھیں نہ ڈھول اب انھیں کافر نہیں کہتے تو غریب سنیوں کی تکفیر کیسے بن پڑے اور وہابیت کی مٹی پلید ہے وہ الگ اور اگر جی کڑا کرکے انپر بھی کفر کی جڑ دی تو وہابیت بیچاری کا ٹم ناٹھ ہوگیا ان کے کافر ہوتے ہی اسمعیل جی کہ انھیں کے گیت گائیں انھیں کو امام و مقتدا و پیر و پیشوا و حکیم امت و صاحب وحی و عصمت مانیں کافر در کافر کافروں کے بچے کافروں کے چیلے ہوئے اور تم سب کہ اسمعیل جی کے ویسے ہی ہو جیسے اسمعیل جی حضرت شاہ صاحب کے معتقد و مداح بنتے تھے تو ساتھ لگے گیہوں کے گھن تم سب کے سب کافران لعین۔ اللہ اللہ کفر کو بھی تم سے کیا محبت ہے کہ کسی پہلو چلو کوئی روپ بدلو وہ ہر پھر کر تمھارے ہی گلے کا ہار رہتا ہے ؎ گر بماند نروو در برود باز آید ؛ مگس کفر بود خال رخ وہابی ؛ کذلک العذاب و لعذاب الاخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون ○ وصلی اللہ تعالے علی سیدنا و مولانا

محمد و آلہ و صحبہ اجمعین والحمد للہ رب العلمین زیادہ نیاز فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ

باز دہم ربیع الاول شریف روز شنبہ ۱۳۲۸ھ

علی صاحبہا و آلہ افضل صلاۃ و تحیہ آمین



